سردار عالم جنتری

۲۰۰۹ - ۲۰۱۳ء

دوسال

ہجری سنہ کی دائمی جنتری

نمبر شمار	ہجری مہینے	ایام ہفتہ							تاریخات				
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۱
۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۱
۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۱
۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۱
۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۱
۸	باقی اعداد	۱	۶	۳	۵	۲	۷	۴	.	.	.	.	.

طریقہ

مطلوبہ سنہ ہجری کو آٹھ پر تقسیم کریں جو باقی بچے اس کو جدول کے خانہ آٹھویں باقی اعداد کے تحت تلاش کریں۔ اس ہندسہ کے اوپر مطلوبہ ماہ کے مقابل جو دن ہوگا وہی چاند طلوع ہونے کا دن ہے۔ مثلاً ۱۳۷۴ھ میں محرم کی پہلی تاریخ کس دن تھی؟ اس لئے ہم نے ۱۳۷۴ کو آٹھ پر تقسیم کیا تو باقی چھ رہے۔ پس خانہ (۸) باقی اعداد کے تحت (۶) کے ہندسہ کے اوپر ماہ محرم کے مقابل چاند کا طلوع ہونا سہ شنبہ یعنی منگل کو ثابت ہوا۔ غرضیکہ جنتری مذکورہ ہزاروں سال پیشتر اور آئندہ ۹۰ فیصدی کارآمد ثابت ہوگی۔

عیسوی جنتری سنہ ۱۶۰۰ تا سنہ ۲۴۰۰ء

	شمار ایام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
صدیاں		۱۶۰۰	۱۹۰۰	*	۱۸۰۰	*	۱۷۰۰	*
		۲۰۰۰	۲۳۰۰	*	۲۲۰۰	*	۲۱۰۰	*
صدیوں کے درمیانی سال		۱	۲	۳	*	۴	۵	۶
		۷	*	۸	۹	۱۰	۱۱	*
		۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	*	۱۶	۱۷
		۱۸	۱۹	*	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
		*	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	*	۲۸
		۲۹	۳۰	۳۱	*	۳۲	۳۳	۳۴
		۳۵	*	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	*
		۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	*	۴۴	۴۵
		۴۶	۴۷	*	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
		*	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	*	۵۶
		۵۷	۵۸	۵۹	*	۶۰	۶۱	۶۲
		۶۳	*	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	*
		۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	*	۷۲	۷۳
		۷۴	۷۵	*	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹
		*	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	*	۸۴
		۸۵	۸۶	۸۷	*	۸۸	۸۹	۹۰
		۹۱	*	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	*
		۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	*	*	*
مہینے		اگست	فروری	جون	ستمبر	اپریل	جنوری	مئی
		*	مارچ	*	دسمبر	جولائی	اکتوبر	*
		*	نومبر	*	*	*	*	*
[illegible]		فروری	*	*	*	جنوری	*	*

مثلاً:- یہ دیکھنا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو کون سا دن تھا؟ اس مقصد کے حصول کے لئے جدول ہذا سے (۱۹۰۰) صدیوں اور (۳۷) درمیانی سالوں اپریل کے مہینے کے اوپر تحریر کردہ ہندسہ اور تاریخ (۲+۴+۵+۱) کو جمع کیا تو جملہ (۱۲) ہوئے۔ (۷) پر تقسیم کیا تو ۵ باقی بچے۔ اتوار سے پانچواں دن جمعرات ظاہر ہوا۔

نقشہ استخراجِ ساعت

ساعت	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
۱	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۲	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۳	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ
۴	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس
۵	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
۶	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد
۷	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر
۸	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۹	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۱۰	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ
۱۱	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس
۱۲	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
۱۳	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد
۱۴	مریخ	عطارد	خشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر
۱۵	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۱۶	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۱۷	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ
۱۸	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس
۱۹	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
۲۰	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد
۲۱	مریخ	عطارد	خشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر
۲۲	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۲۳	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۲۴	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ

ساعت معلوم کرنے کا طریقہ

ساعت دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آفتاب کا طلوع دیکھا جائے۔ طلوع آفتاب سے ایک ایک گھنٹہ کے فاصلے سے ساعت مقرر ہوتی ہے جو جدول ہذا سے مطلوبہ دن اور وقت کے تحت دیکھی جا سکتی ہے۔

شرفِ زہرہ کا خاص عمل
نقش مخمس برائے تسخیر و محبت اور حصول دولت

اہم تاریخیں
۳۰،۳۱ جنوری ۲۰۰۹ء
★
لیاقت منجم

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہر سال ایک بار شرف زہرہ کا مبارک وقت آتا ہے، چنانچہ یہ موقعہ ۳۰،۳۱ جنوری بروز جمعہ و ہفتہ لباعث زہرہ و مشتری آئے گا۔ اس کے علاوہ ستاروں کی سعد نظرات بھی قائم ہوں گی ان مواقع پر آپ حضرات برائے تسخیر اور حصول دولت مؤثر ترین نقش مخمس تیار کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوران عمل بخورات مشتری آگ پر سلگانے کی بنا پر اخراجات تو خاصے ہوں گے لیکن نقش بڑا ہی باکمال تیار ہو جائے گا۔ آپ کسی ایک فرد یا بہت سارے افراد کو بھی محبت میں مبتلا کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ نیک نیت اور مقصد جائز ہو ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی۔ میاں بیوی میں دائمی محبت رکھنے کے لئے یہ نقش ایک ضامن کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو اس نقش کو تیار کرنے کے طریقے کئی ہیں اور مختلف کتابوں میں بھی تحریر پائے گئے ہیں لیکن میں ایک آزمودہ طریقہ عمل ہدیۂ قارئین کر رہا ہوں نقش مخمس آپ چاندی یا تانبہ کی لوح پر کندہ کر سکتے ہیں۔ یا پھر اعلیٰ قسم کے کاغذ اور ہرن کی جھلی پر بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ ہرن کی جھلی عموماً چاندی کے ورق بنانے والوں سے مل جاتی ہے۔ یہ نقش سعد نظرات اور ساعات مشتری و زہرہ کے اوقات میں تیار کریں۔ اب ذرا غور سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے۔ طریقہ یہ ہے اپنا نام۔ والدہ کا نام۔ حصول دولت۔ تسخیر خلائق اور خصوصی آیت کے عدد نکال کر جمع کریں (اعداد نکالنے کے لئے جدول اگلے صفحہ پر دی گئی ہے) اور پھر جملہ اعداد میں سے ۶۰ عدد تفریق کر کے بقایا کو پانچ پر تقسیم کر دیں حاصل تقسیم کو نقش مخمس کے پہلے خانے میں لکھیں اور اس کے بعد ترتیب وار لکھتے ہوئے نقش پورا کر دیں۔ بعد از تقسیم اگر ایک باقی بچے تو خانہ اکیس ۲۱۔ ۲ بچیں تو خانہ سولہ ۱۶۔ ۳ بچیں تو خانہ گیارہ ۱۱۔ ۴ بچیں تو خانہ ۶ میں ایک ہندسے کا اضافہ کریں۔

مثال فرضی: کبیر بن شہزادی (اعداد ۵۵۹) تسخیر خلائق (۲۰۱۱) حصول دولت (اعداد ۵۷۴) خصوصی آیت کے اعداد (۲۱۸۶) مجموعہ اعداد (۵۳۳۰) نقش مخمس کے مقررہ اعداد (۶۰) اس میں سے نکال دیئے گئے ہیں (۵۲۷۰) رہے انہیں ۵ سے تقسیم کیا گیا حاصل تقسیم (۱۰۵۴) اور باقی کچھ نہیں بچا چنانچہ ہم نقش پر کرتے ہوئے پہلے خانے میں (۱۰۵۴) لکھ کر ترتیب سے ہندسے لکھتے چلے جائیں گے مثالی نقش ملاحظہ فرمائیے۔

خاکہ برائے رفتار

۱۵	۸	۱	۲۴	۱۷
۱۶	۱۴	۷	۵	۲۳
۲۲	۲۰	۱۳	۶	۴
۳	۲۱	۱۹	۱۲	۱۰
۹	۲	۲۵	۱۸	۱۱

ابیغائیل ۷۸۶ طغیائیل

۱۰۶۸	۱۰۶۱	۱۰۵۴	۱۰۷۷	۱۰۷۰
۱۰۶۹	۱۰۶۷	۱۰۶۰	۱۰۵۸	۱۰۷۶
۱۰۷۵	۱۰۷۳	۱۰۶۶	۱۰۵۹	۱۰۵۷
۱۰۵۶	۱۰۷۴	۱۰۷۲	۱۰۶۵	۱۰۶۳
۱۰۶۲	۱۰۵۵	۱۰۷۸	۱۰۷۱	۱۰۶۴

کبیر بن شہزادی تسخیر خلائق حصول دولت

نقش پُر کرنے کے بعد موکلین کا استخراج بھی ضروری ہے۔ چنانچہ چاروں کونوں کے اعداد علیٰحدہ علیٰحدہ لکھ لیں اور ہر ایک میں ۱۴۱ عدد کا اضافہ کرکے حروف بنالیں اور آئیل کا اضافہ کرنے کے بعد مؤکل کا نام ہر کونے پر لکھ دیں۔ مثلاً نقش شالی کے پہلے کونے کے اعداد ۱۰۷۰ ہیں۔ ۱۴۱ جمع کئے گئے تو ۱۱۱۱ ہوئے۔ اس کے حروف ا۔ ی۔ ق۔ غ کے ساتھ آئیل کا اضافہ کیا گیا تو الیقغائیل بنا۔ اسی طرح باقی تین کونوں کے موکل بنائے گئے ہیں۔ نقش تیار ہوجانے کے بعد اسے چاندی یا تانبے کے تعویز میں محفوظ کرائیں اور پھر بروز جمعرات یا جمعہ بساعتِ زہرہ یا مشتری اپنے گلے میں پہن لیں سیدھے بازو پر بھی باندھا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ اسے پرس میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

اعداد نکالنے کے لئے جدول

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نقش شرفِ زُہرہ

کے سلسلے میں تمام ہدایات واضح طور پر تحریر کردی گئی ہیں۔ اگر کوئی صاحب یا صاحبہ اپنی مصروفیت یا کسی اور وجہ کی بناء پر یہ عظیم تحفہ خود تیار کرنے سے قاصر ہوں تو وہ اس نقش کے جائز اخراجات

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی ایم اے

قرآنی اِستخارہ

استخارہ کا مطلب ہے دو امور میں سے بہتر کو چاہنا بھلائی تلاش کرنا کسی سے کسی پر مہربانی کرانا پیش آمدہ امر اہم کے متعلق خیر و شر معلوم کرنا۔ استخارہ سے ہمیشہ خواب میں نیک و بدفال لی جاتی ہے اور استخبارہ ہمیشہ بیداری میں فال نکالی جاتی ہے۔ قرآن شریف سے فال لینے کے عاملین حضرات نے متعدد طریقے اختیار کر رکھے ہیں

(۱) درود شریف۔ سورہ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ کر نیت کر کے قرآن شریف کھولیں پھر آگے سے سات ورق الٹ کر دائیں صفحہ کی ساتویں سطر کا ترجمہ پڑھیں اگر اس آیت میں توحید، رسالت، جنت میوے۔ دودھ۔ شہد۔ اسلام صالحین وغیرہ نیک امور کا تذکرہ ہو تو فال نیک ہے اگر شرک۔ کفر۔ دوزخ۔ خاردار جھاڑیوں۔ آگ، جہنم بدکرداروں کا ذکر ہو تو فال بد ہے۔ (۲) سابقہ طریقہ کے مطابق قرآن شریف کھولیں اور دائیں طرف کے پہلے صفحہ پر جتنے حروف خ آئے ہیں شمار کریں اور جتنے حروف ش آئے ہیں گن لیں اگر خ تعداد میں زیادہ ہے تو فال خیر و برکت لئے ہوئے ہے اگر ش زیادہ ہیں تو فال شر اور برائی لئے ہوئے ہے احتیاط اور پرہیز کرے۔ (۳) بعض لوگ قرآن مجید سے نومولود لڑکے یا لڑکی نام نکالتے ہیں پہلے طریقہ کے مطابق ساتویں سطر میں اللہ تعالیٰ کے جو نام آئیں ان کے مطابق لڑکے لڑکی کا نام رکھیں مثلاً حفیظ آیا ہے تو عبدالحفیظ لڑکے کا نام ہو گا اور حفیظہ خانم وغیرہ لڑکی کا نام ہو گا۔ اگر ساتویں سطر کوئی نام نہ ملے تو سطر کے پہلے حرف سے اپنی پسند کا نام رکھ لیں۔ مثلاً واؤ پہلا حرف ہے تو اس سے وحید بنا لہٰذا لڑکے کا نام عبدالوحید ہو گا اور لڑکی کے لئے وحیدہ کوثر نام بن جائے گا۔ درج ذیل مضمون میں قرآنی استخبارہ عربی حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے اور بعض نے حروف تہجی کے پہلے حرف سے متعلقہ آیت بھی لکھی ہے لیکن یہاں صرف اس آیت کے مفہوم کے مطابق جواب باصواب استخراج کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

درود شریف ۷ بار، سورۂ فاتحہ مع تسمیہ ایک بار، سورۂ اخلاص ۳ بار۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۲ سبحانک الخ تین مرتبہ۔

یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا هَادِیْ اِهْدِنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

۳ بار۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَیْكَ وَتَفَاءَلْتُ بِكِتَابِكَ فَاَرِنِیْ مَا هُوَ الْمَكْنُوْنُ فِیْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِیْ غَیْبِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ اَنْزِلْ عَلَیَّ الْحَقَّ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْحَقِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

پڑھ کر قرآن مجید کھولیں ساتویں ورق کی دائیں طرف کی ساتویں سطر کے پہلے حرف کے مطابق فال لے۔ افضل یہ ہے کہ صبح سے ۱۲ بجے تک پہلے پندرہ پاروں سے فال لے اور بارہ بجے کے بعد آخری پندرہ پاروں سے فال لے۔ اور بارہ بجے کے بعد آخری پندرہ

الف۔ ۶ : فال مبارک ہے۔ مدعا پورا ہو۔ مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔

ب : باعثِ شادمانی۔ بشارت خوشخبری اور مقصد میں کامیابی ہو۔

ت: کوئی نہ کوئی تکلیف اور مصیبت آنے والی تھی خدانے رحم کیا صدقہ خیرات دو۔

ث: خیروبرکت ہو۔ مطلب میں کامیابی ہو اور حسب خواہش پورا ہو۔

ج: چندروز توقف وصبر کرو۔ صدقہ دو۔ دعا کرو تاکہ انجام بخیر ہو۔

ح: فلاح وبہبود حاصل ہو، اور ہر قسم کے مقاصد میں کامرانی نصیب ہو۔

خ: اس ارادے اور خیال سے اجتناب کرنا اور باز رہنا تمہارے حق میں بہتر ہے۔

د: ہر قسم کی بشارت، خوشخبری اور مقصد میں کامرانی کی دلیل ہے۔

ذ: نحوست اور گردش کے دن گزر گئے بفضلہٖ تعالیٰ اب شادمانی وکامرانی ہوگی۔

ر: اپنے نفس پر ظلم نہ کر باز آ۔ ہر کام خدا کے سپرد کر صدقہ دے کہ نحوست جاتی ہے۔

ز: شہوانی خیالات سے باز آ۔ ظلم نہ کر۔ گناہوں سے توبہ کر تاکہ خدا تجھ پر رحم کرے۔

س: سلامتی اور امن کی بشارت ہے ہر طرح کی کامیابی ہوگی اور مراد پوری ہوگی۔

ش: اگر روزہ کی نذر مانی ہے تو ادا کر مراد پوری ہوگی اور سب کاموں میں کامیابی ہوگی۔

ص: فال مبارک ہے تمام مطالب پورے ہوں خدا پر بھروسہ کر تلاوت قرآن کر اور تدبر کرتا رہ۔

ض: درمیانہ حکم ہے عہد پورا کرو۔ صبر کرو عنقریب کامیابی ہوگی۔ صدقہ دو تاکہ غم دور ہو۔

ط: یہ فال بخت یاوری کی دلیل ہے۔ خوش نصیبی حاصل ہو مراد میں کامیابی کی بشارت ہو۔

ظ: سیارہ نحوست میں ہے ارادہ فساد ترک کرو۔ صبر کرو شاید خاک اکسیر بن جائے۔

ع: ترشروئی اور رائو بد سے پرہیز کریں ظلم وستم سے باز آئیں خدا پر توکل کریں اور صدقہ دیں۔

غ: کہیں سے بشارت آئے۔ خوش دلی حاصل ہو اور مقاصد میں کامیابی ہو۔

ف: اپنے ارادہ سے باز رہیں جلدبازی نہ کریں گناہوں سے توبہ کریں اور صدقہ دیں۔

ق: بہت مبارک ہے کسی کی ملاقات سے خوشی ہو کسی بزرگ سے فائدہ ملے دشمن زیر ہوں قرآن پڑھیں۔

ک: پریشانی ختم ہو جائے رزق اور کاروبار میں خیروبرکت ہو کامیابی اور خوشی حاصل ہو۔

ل: دشمن درپے آزاد ہے سفر نہ کریں صبر کریں قرآن ونماز پڑھیں اور صدقہ دیں۔

م: کامیابی ہی کامیابی ہے فائدہ ہی فائدہ ہے امید بر آئے اور دشمن ذلیل وخوار ہو۔

ن: ہر مقصد میں کامیابی اور بشارت ہو امید بر آئے خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو۔

و۔ نحوست ہے بخت گردش میں ہے مقصد حل نہ ہو۔ صدقہ دو

ھ: ارادہ سے باز رہو۔ عبادت کرو۔ صبر کرو۔ صدقہ دو تاکہ نجات ملے۔

لا۔ جملہ رنج وغم سے نجات ملے خوشی حاصل ہو اور مقصد میں کامیابی ہو۔

ی: ہر قسم کی بلاؤں سے نجات کا پروانہ ہے حسب خواہش کام پورا ہو سرداری ملے۔

پامسٹ سید اعجاز حسین شاہ۔ ایم اے۔ بی ایڈ

لکیروں کا راز

اس ماہ ہم "دماغ کی لکیر" کا تفصیلاً جائزہ لینے کی کوشش کریں گے گو کہ ہاتھ کی تمام لکیریں انفرادی لحاظ سے اپنی اپنی حیثیت میں بڑی اہم ہیں لیکن ان میں سے سب سے اہم لکیر دماغ کی سمجھی جاتی ہے۔ اس لکیر سے ہمیں مثبت اور منفی رجحانات کے ساتھ ساتھ انسان کی مستقبل کی پلاننگ اور اپنے تخیل میں بنائے ہوئے ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔ ہر انسان اپنے ذہن میں بے شمار خیالوں کو سموئے ہوئے ہوتا ہے اور جن کی تکمیل کے لئے زندگی میں مختلف منصوبے تشکیل دیتا ہے لیکن ان منصوبوں کو عملی جامہ اس وقت پہنایا جا سکتا ہے جب انسان کا ذہن چست ہو۔ جو زندگی کے اتار چڑھاؤ میں بر وقت فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اگر ذہنی طور پر کمزور ہوگا تو وہ زندگی کو بھرپور انجوائے نہیں کر سکے گا۔ خط ذہن پر بحث کرنے سے قبل ہم دماغ اور ذہن کے فرق کو واضح کر دیں۔ دماغ سے مراد وہ گوشت کا لوتھڑا ہے جو کہ ہمارے جسم کا حصہ ہے۔ ذہن وہ قوت ہے جو ہمارے دماغ کے نظام کو چلاتی ہے۔ ذہن مختلف سوچوں، خیالات اور پروگرام کو تشکیل دے کر دماغ کی طرف منتقل کرتا ہے۔ دماغ چونکہ ذہن کے تابع ہے۔ اس لئے ذہن جن خیالات کو دماغ میں منتقل کرتا ہے وہ ان کو اعصاب کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ یہ خیالات توانائی کی صورت میں دماغ کو منتقل ہوتے ہیں۔ جس شخص کی ذہنی توانائی جتنی زیادہ طاقتور ہوگی اتنا ہی وہ شخص اپنے خیالات کو بہتر طور پر عملی جامہ پہنا سکے گا۔ اب ہم لکیر ذہن کی عمومی خصوصیات کا جائزہ لیتے ہیں

۱۔ ذہن انسانی تخیل، قوت ارادی اور کچھ کر سکنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ دماغ کی قوت کی کمزوری یا مضبوطی کا اس سے پتہ چلتا ہے۔

۳۔ انسانی توجہ جسے ارتکاز کی قوت کہتے ہیں۔ اس بارے علم ہوتا ہے۔

۴۔ صبر، قناعت اور دوسرے لوگوں سے اس کے رویوں کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ اب ہم درج ذیل عنوانات کے تحت لکیر ذہن کا جائزہ لیں گے۔

۱۔ لکیر ذہن کا آغاز ۲۔ لکیر ذہن کی مختلف اقسام

۳۔ بلحاظ ساخت تجزیہ ۴۔ لکیر ذہن کی لمبائی

۵۔ لکیر ذہن اور لکیر دل کا درمیانی فاصلہ

۶۔ لکیر ذہن اور دل کی لکیر کا ایک ہونا

۷۔ لکیر ذہن کا اپنے راستے سے مڑنا

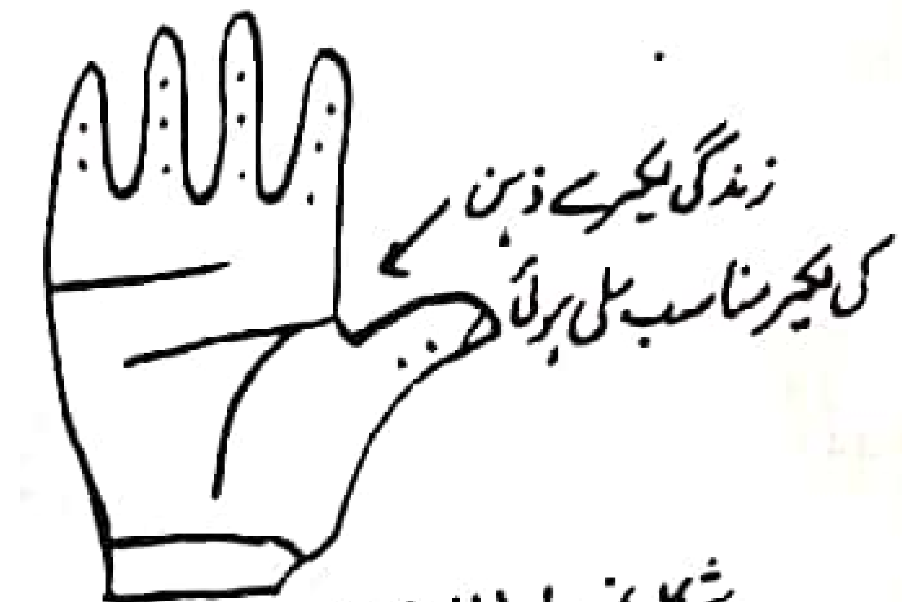
۸۔ دوہری دماغی لکیر

۹۔ لکیر ذہن کا ٹوٹنا ۱۰۔ لکیر ذہن اور مختلف شاخیں

۱۱۔ لکیر ذہن اور مختلف نشانات

۱۔ ذہن کی لکیر اپنا آغاز انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کے درمیان سے کرتی ہے۔ عام طور پر اس کا آغاز ابھار مشتری اور ابھار مریخ منفی کے درمیان سے ہوتا ہے۔ یہ لکیر ہتھیلی کے باہری کنارے سے ہوتی ہوئی ایک سرے سے دوسرے سرے تک اپنا سفر جاری رکھتی ہے زیادہ تر اس کا سفر راستے میں ہی اختتام پذیر ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار وہ اپنا سفر ہتھیلی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مکمل کرتی ہے۔

عملی دست شناسی کے دوران زیادہ تر لوگوں کے ہاتھوں پر لکیر ذہن اپنا آغاز زندگی کی لکیر کے ساتھ مل کر کرتی ہے خط ذہن کو ایسا آغاز طبیعت کے حساس پن کے ساتھ ساتھ اعتدال پسندانہ رویوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسے افراد زندگی میں خود انحصاری کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں۔ زندگی میں دوسروں پر کم انحصار کرتے ہیں۔ دوسروں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے بلکہ دوسروں کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ ذمہ دار شہری ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ زندگی کے تمام معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص انہیں تنگ کرے تو کوشش کرتے ہیں کہ اس سے سامنا نہ ہو اگر پھر بھی وہ باز نہ آئے تو اس قوت کو ختم کرتے ہیں جو اس کو اکسانے کا باعث بن رہی ہے۔ ذہنی طور پر چست ہونے کی وجہ سے اپنے گھریلو امور اپنے محلے کی کمیونٹی، رشتے داروں اور دوست احباب کے مسائل کے بارے میں آگاہ رہتے ہیں۔ مصیبت کے وقت ہاتھ بٹانے سے کبھی نہیں گھبراتے ایسے افراد کی ایک خاص بات کہ وہ کوئی بھی امور انجام دیتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ اس کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں پر بڑے غور و فکر کرنے کے بعد کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ وہ اپنی غلطیوں پر ہمیشہ غور کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے وہ غلطی ہی نہ کی جائے۔ جس پر بعد میں پچھتانا پڑے اسی وجہ سے ان کے بعض کام لیٹ ہو جاتے ہیں۔ لکیر زندگی کے ساتھ آغاز کرتی ہوئی ذہن کی لکیر رائی کے دانے کے برابر فاصلہ مل کر طے کرے تو یہ مثبت علامت ہے۔ یہی فاصلہ بڑھ کر ایک انچ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو طبیعت میں مثبت کی بجائے منفی رجحانات ابھر آتے ہیں۔ طبیعت بہت زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے ایسے انسان کی شخصیت میں غمی اور خوشی کے موقعہ پر جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ جب بھی گھر کے کسی فرد کو تکلیف پہنچتی ہے تو آنکھیں نم آلود ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح خوشی کے موقعہ پر بھی ہوتا ہے۔ جب دباؤ کا سامنا ہو تو قوت فیصلہ جواب دے جاتی ہے۔ ٹینشن برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے ٹانگیں کانپنے اور زبان لڑکھڑانے لگتی ہے انسان کا ذہن بجائے حالات کا مقابلہ کرنے کے بجائے ماؤف سا ہو جاتا ہے سمجھ نہیں آتا کہ وہ کیا کرے۔ ایسی ملی ہوئی لکیر ذہن مشتری اور زحل کے ابھار تک جدا نہ ہو تو یہ طبیعت کے بہت زیادہ منفی رجحانات کی عکاسی کرتی ہے ایسے افراد کو ہم لیٹ ڈیولپر (Late Developer) کا نام دے سکتے ہیں۔ ایسے افراد میں قوت ارادی کی کمی کے ساتھ ساتھ احساس کمتری کا بھی مادہ پایا جاتا ہے۔ حوصلہ برداشت نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی بات پر ایسے افراد بھڑک اٹھتے ہیں۔ تلخ بات کو سننے کا ان میں حوصلہ نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے ان میں سے کچھ افراد جن کے انگوٹھے کی پہلی پور سخت ہو وہ اونچی آواز سے بات کر کے اپنے آپ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن کی پہلی پور لچکیلی ہو وہ بالکل خاموش ہو جاتے ہیں اور کوشش کے باوجود اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتے۔ لکیر زندگی کے ساتھ آغاز کرتی ہوئی لکیر ذہن کے بارے ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسے افراد دل کے بہت نرم ہوتے ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا جائے تو ان کی صلاحیتوں میں نکھار آنا شروع ہو جاتا ہے جس طرح وہ کسی کی تلخ بات کو برداشت نہیں کر سکتے اسی طرح ان کے ساتھ ہمدردی کی جائے تو وہ اپنے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھی ہمیشہ یاد رکھتے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کا بدلہ نیکی سے دیں۔ ایسی لکیر کے حاملین بچوں کو ایسی سرگرمیوں میں مصروف رکھا جائے جس سے ان کی خود اعتمادی میں اضافہ ہو۔ اور بچپن سے ہی ان میں حالات کا مقابلہ کرنے کی امنگ بیدار ہو۔ ان کو فن تقریر کی طرف خصوصی توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایسے افراد کو ہمیشہ اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے لئے دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی آغاز کرتی ہوئی لکیر کو شکل نمبر ۱ (الف۔ب۔ج) میں دکھایا گیا ہے۔ ایسی لکیر کا اختتام اور جدا ہونے کی جگہ کا بغور مطالعہ بہت ضروری ہے اگر یہ لکیر اختتام پر بالکل سیدھی رہے تو طبیعت کے حساس پن میں نمایاں کمی آ جائے گی۔ تساہل پسندی کی جگہ عمل



شکل نمبر ۱ (الف)



شکل نمبر ۱ (ب)



شکل نمبر ۱ (ج)

پسندی کا عنصر شخصیت میں غالب آجائے گا۔ ایسے افراد کا بچپن اور عملی زندگی کے دور میں نمایاں فرق نظر آئے گا۔ اگر یہی لکیر اپنا اختتام نیچے ابھار قمر میں کرے تو عمل پسندی کی جگہ تخیل پرستی کے رجحان زیادہ ہوں گے۔ ایسے افراد کے اکثر کام ان کی سستی کی وجہ سے لیٹ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب لکیر ذہن زندگی کی لکیر سے جدا ہوتی ہے وہ مقام بھی قابل غور ہونا چاہیئے۔ لکیر ذہن زندگی کی لکیر سے جدا ہوتے وقت کراس یا جزیرے سے الگ ہو تو ایسے افراد کو اپنی عملی زندگی کے آغاز میں شدید ٹینشن یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گھریلو ناساعد حالات اور رشتہ داروں کی مخالفت ان کے لئے ابتداء میں مشکلات کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ جس وقت لکیر ذہن زندگی کی لکیر سے ایک انچ یا زیادہ فاصلہ رکھ کر طے کرتی ہے تو ایسے افراد کی شخصیت دب کر رہ جاتی ہے وہ اپنے آپ کو اس گرداب سے نکالنے کے لئے بہت بے چین ہوتے ہیں ایسے افراد کا بچپن بھی شدید دباؤ میں گزرتا ہے چاہے وہ والدین کی کڑی نگرانی میں اپنا بچپن گزاریں یا کوئی اور وجہ ہو ایسے افراد کی ابتدائی زندگی دوسروں کے تابع گزرتی ہے انہیں ہر امور میں والدین کی اجازت لینا ضروری ہوتا ہے لیکن جس عمر میں یہ لکیر جدا ہوتی ہے حامل لکیر اپنے آپ کو ذہنی طور پر آزاد محسوس کرتا ہے اس کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ زندگی میں بہتر فیصلے کر کے احساس کمتری کے گرداب سے نکل جاتا ہے۔

(ا ا) بعض ہاتھوں میں لکیر ذہن زندگی کی لکیر سے الگ آغاز کرتی ہے۔ اگر یہ فاصلہ رائی کے دانے کے برابر ہو تو طبیعت کے خوشگوار پہلوؤں کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔ بعض ہاتھوں میں خط ذہن اپنا آغاز زندگی کی لکیر سے الگ کرتی ہوئی بہت زیادہ فاصلہ بناتی ہے۔ ایسی صورت میں آغاز ایک آزاد اور خود اعتماد شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ایسے افراد تمام زندگی آگے بڑھنے کی جستجو لئے بے دھڑک اپنا سفر جاری رکھتے ہیں اور ان کا یہ سفر تمام عمر جاری رہتا ہے۔ وہ زندگی میں کبھی بھی اپنے حاصل کئے گئے مقام سے مطمئن نہیں ہوتے۔ ان کی خواہشات کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا۔ ان کی یہ لگن انہیں زندگی میں مختلف دلچسپیوں کی طرف آمادہ کئے رکھتی ہے۔ اور اس سلسلے میں وہ مختلف لوگوں سے تعلقات بنانے کے خواہاں رہتے ہیں اس طرح وہ نئے نئے لوگوں سے ملتے ہیں۔ زندگی کی نئی تبدیلیاں انہیں بہت متاثر کرتی ہیں روزمرہ کے کام کاج کے علاوہ وہ سوشل کاموں اور کھیل کود کے میدان میں اپنا حصہ لازمی ڈالتے ہیں آپ انہیں نڈر مقرر اور بے لوث سوشل ورکر کہہ سکتے ہیں۔ ایسی لکیر کی حامل خواتین مردانہ خصائل کی مالک ہوتی ہیں۔ مردوں سے دوستی کرنا پسند کرتی ہیں۔ مغربی دست شناسی میں ایسی خواتین کے لئے مقولہ مشہور ہے۔ (Live Now, Pay Later) اگر یہ فاصلہ رائی کے دانے سے زیادہ ہو تو جوں جوں فاصلہ بڑھتا جائے گا۔ طبیعت میں بے چینی بڑھتی جائے گی۔ ایسے افراد بہت زیادہ نڈر اور بے وقوف ہوتے ہیں انہیں اپنے آپ پر زیادہ ہی اعتماد ہونے کی وجہ سے بغیر سوچے سمجھے ان دیکھے میدان میں کود پڑتے ہیں ان کی بے پناہ قوت ارادی ان کی سوچ پر قبضہ کئے ہوتی ہے اس لئے وہ سوچتے بعد میں ہیں کام پہلے کر لیتے ہیں اگر یہ فاصلہ بہت ہی زیادہ ہو تو ایسے افراد اپنے اعصاب پر

کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے اکثر بے مقصد لڑائیاں اپنے ذمے لے لیتے ہیں جس کے نتیجے میں انہیں بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے۔ الگ آغاز کرتی لکیر ذہن کو شکل نمبر ۲ (الف، ب، ج) میں دکھایا گیا ہے۔



شکل نمبر ۲ (الف) شکل نمبر ۲ (ب)



شکل نمبر ۲ (ج)

(iii) عمل مشاہدے کے دوران ہمیں چند افراد کے ہاتھوں پر لکیر ذہن اپنا آغاز ابھار مریخ منفی سے کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جس طرح شکل نمبر ۳ میں نظر آرہا ہے، ابھار مریخ منفی، لڑائی، جھگڑے، شجاعت، بہادری، زور بازو، حوصلہ برداشت کے بارے انسان کی فطرت سے ہمیں آگاہ کرتا ہے۔ اس ابھار سے آغاز کرتی ہوئی لکیر ذہن کے حاملین انسان کی بے چین طبیعت کے بارے پردہ چاک کرتی ہے۔ ایسے افراد کو اپنے اعصاب اور قول و فعل پر ذرا کنٹرول نہیں ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی بات پر آمادۂ فساد نظر آتے ہیں۔ بحث مباحثہ یا تکرار تو ان کا روزمرہ کا معمول ہوتا



(شکل نمبر ۳)

ہے اس لئے ایسی لکیر کے حاملین سے تعلقات مضبوط اور دیرپا ثابت نہیں ہوتے۔ ان کی دوستی خزاں کے پتوں کی مانند ثابت ہوتی ہے۔ اگر لڑائی جھگڑے کا ماحول ہو تو جب تک تمام شجرہ وہ کھول نہ دیں ان کو سکون نہیں آتا ہے۔ جب ہم ایسی خط ذہن کے حاملین کے بچپن پر نظر دوڑائیں تو وہ اپنی آبائی زندگی میں بہت سی تلخیوں کو سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا بچپن خاندانی رنجشوں اور رشتہ داروں کی ریشہ دوانیوں میں گزرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر کا ماحول بھی ایسا ہوتا ہے۔ جس میں سوائے گالی گلوچ یا غصے کے انہیں کچھ نہیں سوجھتا۔ اس کے نتیجے میں ان کی شخصیت نامکمل سی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کا اظہار وہ پھر عملی زندگی میں بھی کرتے ہیں۔ ایسی لکیر ذہن اپنے آغاز کے بعد سیدھا رُخ اختیار کرے تو طبیعت کی بے چینی میں عمر کے ساتھ ساتھ کمی آجائے گی۔

اگر وہ اپنا سفر ابھار قمر کی طرف جاری رکھے تو پھر سنبھلنے کے امکان بہت کم ہوتے ہیں۔ ہاں اگر ایسے آغاز کے ساتھ لکیر کی نحس علامات جیسے تل، کراس، ستارہ یا جزیرہ کا نشان لکیر پہ ہو تو ایسے شخص کا پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ ایسی لکیر کے حاملین لازماً زندگی میں کبھی نہ کبھی لڑائی کے سلسلے میں عدالت کا رُخ کرتے ہیں۔ ان کی لڑائی کا اندازہ بھی جداگانہ ہوتا ہے۔ لڑائی میں اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔ ایسی لکیر کے حاملین کے بچپن کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ان میں صبر، برداشت کا جذبہ بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے ایسے افراد کے لئے زندگی کے بہترین شعبے افواج، پولیس، وکالت اور صحافت کے ہیں۔ ان شعبوں میں اگر وہ اپنی صلاحیتوں کا استعمال کریں تو بہت زیادہ عروج حاصل ہوگا۔

خواب کی سچّی تعبیریں

ادارہ

خواب	تعبیر	خواب	تعبیر	خواب	تعبیر	خواب	تعبیر
آب چاہ دیکھنا	فائدہ ہووے	تل دیکھنا	مال طبیب سے ملے	ڈول دیکھنا	رنج سے نجات ہو	کھیت دیکھنا	خوش حالی ملے
آبِ رواں دیکھنا	کام بخیر انجام ہو	تربوز دیکھنا	لعنت ملے	رات دیکھنا	گردش آئے	گھوڑا دیکھنا	سرداری پائے
آم کھانا	فرزند پیدا ہو	تالاب میں نہانا	آلائش دنیا سے پاک ہو	ران دیکھنا	عورت سے وصل ہو	گدھی کا دودھ پینا	صحت پائے
آتش دیکھنا	عورت مالدار ملے	توپ دیکھنا	دشمن پر غلبہ ہو	رشوت لینا	بے حرمت ہو	گاجر کھانا	طبیعت میں گھبراہٹ
آبگینہ دیکھنا	غم واندیشہ ہو	تیر چلانا	دلی مراد پائے	زراعت دیکھنا	عورت حاملہ ہو	لوہا دیکھنا	دشمن سے مقابلہ ہو
ابر آسمان پر دیکھنا	حاکم مہربان ہو	ٹڈی دیکھنا	ناموری پائے	رونا	خوشی حاصل ہو	مرلی دیکھنا	دولت ملے
انار شیریں کھانا	دولت سے مالامال ہو	ثریا دیکھنا	مرتبہ بڑھے	روٹی کھانا	نعمت ملے	مرغی دیکھنا	عورت ملے
انگور دیکھنا	فائدہ کثیر ہو	جام دیکھنا	کامیاب ہو	زہر کھانا	پریشانی ہو	ناخن دیکھنا	پریشانی لاحق ہو
ادرک کھانا	شیریں بیانی ہو	چاند دیکھنا	عزت ملے	زمین دیکھنا	ہمت بلند ہو	نرگس کا پھول دیکھنا	عورت حاملہ ہاتھ آئے
اندھیرا دیکھنا	غم فرزند ہو	چاند گرہن دیکھنا	کچھ خرابی ہو	سر بڑا دیکھنا	سرداری ملے	وظیفہ پانا	نیکی کی طرف رغبت
اولے کھانا	پریشانی ہو	چکی دیکھنا	خلق میں ممتاز ہو	سانپ پکڑنا	فتح مندی کی علامت	ورثہ پانا	آرام ملے
بادام کھانا	ترقی ہو	چائے پینا	صحت کامل ہو	شراب پینا	لڑائی دنگہ ہو	وضو کرنا	امین ہونے کی علامت
بال سفید ہونا	وقار حاصل ہو	حلوہ کھانا	زندگی عیش سے گذرے	شیر دیکھنا	راحت پائے	ہنستا دیکھنا	غم کی علامت
بال بڑھنا	جوان کی عمر دراز ہو	حقہ پینا	معشوق سے ہمکلام ہو	صندوق دیکھنا	دشمن مغلوب ہو	ہدہد دیکھنا	خلق میں عزت ہو
بالو دیکھنا	رقم ملے	خط کھلا دیکھنا	پوشیدہ راز ظاہر ہو	ضامن ہونا	فائدہ پہنچے	ناچ دیکھنا	غم دور ہو
بھینس دیکھنا	مصیبت پیش آئے	خط پڑھنا	بزرگی حاصل ہو	طوفان دیکھنا	فکر میں مبتلا ہو	ہرن دیکھنا	لڑکی پیدا ہو
بالائی کھانا	مال ملے	خون دیکھنا	مال حرام ملے	غوطہ لگانا	دولت ملے	ہوا تند دیکھنا	آفت گئے
بڈھا دیکھنا	سفر ختم ہو	خربوزہ کھانا	نفع کثیر حاصل ہو	غسل کرنا	غم سے نجات ملے	ہدیہ بھیجنا	دلیل محنت ہے
پستہ کھانا	راحت ملے	دروازہ بند دیکھنا	باعثِ فکر ہو	فوارہ دیکھنا	رنج دور ہو	ہار پہننا	غم سے نجات ہو
پیاس لگنا	حرص زیادہ ہو	دل دیکھنا	صاحبِ تدبیر ہو	فصد کھلوانا	صحت پائے	ہاتھی دیکھنا	سخت بلا نازل ہو
پانی پینا	کشائشِ روزگار ہو	دیوانہ دیکھنا	فکر و مصیبت ہو	قافلہ دیکھنا	فائدہ ہو	ہوا پر اڑنا	وکیل ہو
پیغمبر کو دیکھنا	فلاحِ دارین ہو	دہی کھانا	سفر کرے	قربانی کرنا	خوشی حاصل ہو	یابو پانا	عورت چالاک ملے
پستان دیکھنا	عورت ملے یا اولاد ہو	دولت دیکھنا	بیوی حاملہ ہو	کباب کھانا	ماندگی دور ہو	یاسمین پانا	خوبصورت عورت ملے
تلوار دیکھنا	دشمن پر فتح ہو	داڑھی دیکھنا	مرتبہ ملے	کشتی پر سوار ہونا	راحت ملے	یاقوت پانا	مال و دولت ملے

(ادارہ)

سرچشمۂ فیوض و برکات

اوقاتِ عملیات

قارئین: مختلف عنوانات کے تحت نقوش، عملیات اور اوراد و وظائف تو آپ ہر ماہ ہی ملاحظہ فرماتے ہیں لیکن یہ جنتری ہے اور ہم نے اسکی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کلیدی اور معلوماتی مضامین لکھنے کی کوشش کی ہے تاکہ جنتری ہمیشہ سامنے رہے اور اسکی مدد سے آپ وہ تمام مشکلات حل کر سکیں جو ماہانہ مضامین کے سلسلے میں درپیش آتی رہتی ہیں۔ چنانچہ ہم اس مرتبہ عملیات کے اوقات لکھتے ہیں جو بیحد ضروری ہیں۔ وقت کی پابندی جہاں دنیا کے اور دیگر امور میں ضروری ہے وہاں عملیات کے لئے اس سے بھی زیادہ ضروری اور مؤثر ہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیں کہ کن کن نظرات میں کیا کیا امور سرانجام دینے کے لئے عملیات و وظائف کئے جاتے ہیں۔

قرانِ سیارگان:

قران قمر و عطارد: امورِ صنعت و حرفت امورِ متعلقہ حکومت تسخیر، اہل قلم اور عملیات برائے ملاقات وغیرہ

قران قمر و زہرہ: برائے عشق و محبت و سلسلۂ ازدواج

قران قمر و مریخ: برائے مغلوبی دشمن، وحاسداں و تسخیرات امراء و حکام

قران قمر و مشتری: برائے تسخیر امراء و حصول دولت کاروباری عروج

قران قمر و زحل: برائے تباہی و تسخیراتِ مخالفان۔ ترقی وسعت زراعت۔

قران مریخ و زہرہ: برائے ازدواجی مسائل۔ تسخیرات محبوب

قران مریخ و عطارد: برائے تباہی و بربادی مخالفین

قران مریخ و مشتری: مقدمات میں کامیابی، تسخیرات، مخالفین

قران عطارد و زحل: تباہی و بربادی دشمن، وسعتِ زراعت

قران عطارد و زہرہ:۔ برائے حب و اتصال اور کامیابی امتحان وغیرہ

قران عطارد و مشتری:۔ زکوٰۃ عملیات دینے۔ حصول علوم و فنون اور بالعموم تسخیرات خلائق۔

قران زہرہ و مشتری: تسخیرات خلائق و مستورات، حب وغیرہ

قران زہرہ و زحل برائے جملہ امور عداوت

قران مشتری و زحل، برائے زبان بندی اور مخالفین کو زیر کرنے کے لئے۔

مقابلہ سیارگان:

مقابلہ قمر و شمس، برائے تفرقہ مابین مخالفین

مقابلہ قمر و مریخ: برائے زبان بندی۔ تباہی دشمنان

مقابلہ قمر و عطارد: برائے جدائی و لڑائی مابین احباب

مقابلہ قمر و مشتری: برائے طلسم کشائی اور معلوم کرنے حالاتِ مخفیہ۔

مقابلہ قمر و زہرہ: برائے تنازعہ مابین محبوب و محبوبہ

مقابلہ قمر و زحل: برائے تباہی و ہلاکت دشمن

مقابلہ مریخ و شمس، برائے تفرقہ

مقابلہ شمس و مشتری: کسی مقام کو ویران و تباہ کرنے کے لئے۔

مقابلہ شمس و زحل: برائے عداوت و تفرقہ

مقابلہ عطارد و مریخ، مخالفین کے کاروبار کو تباہ کرنے کے لئے۔

مقابلہ مریخ و مشتری : مخالفین کو ضرر پہنچانے اور پریشان کرنے کے لئے

مریخ و زہرہ : برائے تفرقہ

مریخ و زحل : برائے ہلاکت مخالفین

مقابلہ مشتری و زحل : برائے زوالِ مراتب مخالفین

استقامت سیارگان :

استقامت عطارد : برائے واپسی غیب و مسافر

استقامت زہرہ : محبوب کے دل میں گھر کرنے کے لئے۔

استقامت مریخ : برائے تسخیرات حکام

استقامت مشتری : متولدین کو صالح اور نیک بنانے کے سلسلے میں

استقامت زحل : برائے زبان بندی و تباہی دشمن

رجعت سیارگان :

رجعت عطارد : برائے کبیدگی، منتشر الخیالی، برہمی مزاج اور دل برداشتگی۔

رجعت زہرہ : زبان بندی اور تسخیر خواتین (بالخصوص سفلی عملیات کے لئے)

رجعت مریخ : برائے ہلاکت و افتراق

رجعت مشتری : برائے انتراق و مذلت

رجعت زحل : برائے تنزلی و گمراہی

بخورات :

عملیات کے اوقات کے ساتھ بخورات کی پابندی کا بھی انتظام

(۱) شمس : صندل سرخ و سپید، عود، جوز، اگر، لوبان، عنبر، شکر سیندور۔

(۲) قمر : لوبان، اگر، گلاب، عطر، عود، کافور

(۳) مریخ : جوز، عود، لوبان، گوگل، زنفل، سیندور

(۴) عطارد : عود، عنبر، لوبان، چوبِ تج۔

(۵) زہرہ : لوبان، شکر، عنبر، عود، صندل سرخ و سپید، اگر

(۶) مشتری : مشک، زعفران، صندل زرد و سرخ، لوبان، اگر، شکر، عطریات مشک و عنبر

(۷) زحل : گوگل، عود، کالے ماش، کالی مرچ

اورادِ چشتیہ :

خاندان چشتیہ کے بزرگ روزانہ ایک وِرد کیا کرتے تھے یہ پورے ہفتہ جاری و ساری رہتا تھا اس کے بعد پھر اسی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر وِرد جاری رکھتے۔ ہم یہ تمام اوراد آپ کے لئے لکھتے ہیں۔ انشاء اللہ قارئین "فلکیات" اس سے استفادہ فرمائیں گے۔

صبح اتوار : غیب سے روزی پہنچنے کے لئے ایک ہزار مرتبہ "یا حیُّ یا قیوم" پڑھیں۔

صبح پیر : آلام روزگار سے محفوظ رہنے کے لئے ایک ہزار مرتبہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھیں۔

صبح منگل : جملہ آفاتِ ارضی و سماوی سے بچنے کے لئے ایک ہزار مرتبہ صلی اللہ علیٰ الامی و آلہٖ واصحابہٖ وسلم ! پڑھیں۔

صبح بدھ : عذابِ قبر سے نجات پانے کے لئے ایک ہزار مرتبہ "استغفا لکلّ ذنوب یا ستار یا غفار بحق خواجہ معین الدین چشتی شیاً للّٰہ" پڑھیں

صبح جمعہ : حصول ایمان کے لئے ایک ہزار مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین" پڑھیں۔

صبح جمعہ : تنگدستی سے بچنے کے لئے ایک ہزار مرتبہ "اللہ" پڑھیں۔

صبح ہفتہ : غموں سے نجات اور مسرت و راحت حاصل کرنے کے لئے ایک ہزار مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھیں۔

کراماتِ اولیاء

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عفت مآب خاتون مریدہ تھیں۔ اس خاتون کو جہاں خدا نے عصمت اور پاکدامنی کے جوہر سے نوازا تھا۔ وہیں حسن وجمال کے نور سے بھی زینت دی تھی، اس پر ایک فاسق وفاجر شخص فریفتہ تھا اور اس کی ہر ممکن کوشش یہی تھی کہ خلافِ شریعت اس سے ملاقاتیں ہونے لگیں لیکن اس عفیفہ کا زہد وتقدس اس کے ارادہ کی راہ میں حائل تھا۔ اتفاقاً ایک دن یہ خاتون کسی ضرورت سے جنگل گئی اور کسی طرح اس شخص کو بھی پتہ چل گیا کہ وہ فلاں جنگل میں گئی ہے، یہ بھی تعاقب میں روانہ ہوگیا چنانچہ ایک جگہ پہونچا اور اس نے دست درازی کا ارادہ کیا تو اس نے بالحاح درازی حضرت شیخ جیلانیؒ کی طرف توجہ کی اس وقت آپؒ وضو فرما رہے تھے، غصہ سے بیتاب ہوگئے اور اپنی کھڑاؤں کو اشارہ کیا فرمایا "جاؤ اس عفیفہ خاتون کی حفاظت کرو اور اس بدکار شخص کو قرار واقعی سزا دو"۔

آپؒ کا یہ حکم پاتے ہی کھڑاؤں اُڑ کر وہاں پہونچیں اور اس مردِ خبیث اور نامراد کے سر پر پڑنے لگیں، یہاں تک کہ اس کا سر پھٹ گیا۔

اور جب وہ اس کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا تو وہ خاتون آپؒ کی ان کھڑاؤں کو لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپؒ کی نیازمندی وعقیدت اور خدا کے فضل وکرم کے گیت گاتی ہوئی عفت وعصمت کی دولت کو صحیح وسالم لے کر اپنے گھر چلی گئی۔

حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقربِ الٰہی اور محبوبیت خداوندی کی یہ شان تھی کہ آپ جہاں کہیں بھی تشریف رکھتے تھے تو ایک ایسی خوشبو پیدا ہوجاتی تھی، جو مشک وعنبر کی خوشبوؤں سے کہیں زیادہ مشامِ جاں کو معطر کرتی تھی اور روح کو تازگی بخشتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ مولانا حمید الدین کوتوال جو خود بھی صاحبِ حال اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ حضرت محبوبِ الٰہی کی خدمت میں پہونچے تو مشک وعنبر سے زیادہ مہک دار ہوائیں قوت شامہ میں پہونچیں، مولانا نے ادھر اُدھر دیکھا تو کہیں بھی خوشبو کو نہ پایا۔ آخر انہوں نے خیال کیا کہ شاید حجرۂ مبارک میں خوشبو وغیرہ سلگ رہی ہو یہ خطرہ مولانا کے دل میں آیا ہی تھا کہ حضرت محبوب الٰہیؒ نے ..... حجرہ کھولدیا تو مولانا نے اس خوشبو کا سراغ وہاں لگانا چاہا۔ لیکن اگر کہیں عود سلگ رہا ہوتا تو نظر آتا۔ مولانا کی تشویش بڑھی تو حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی اس تشویش کو محسوس کر کے فرمایا۔ مولانا! یہ مشک وعنبر یا عود کی خوشبو نہیں ہے، یہ تو کسی اور چیز کی خوشبو ہے:

عطار گو بہ بندد دکاں را کہ من ز دوست
بوئے کشیدہ ام کہ بمشک وعبیر نیست

(عطار سے کہو کہ اپنی دوکان بند کردے۔ کیوں کہ مجھے اپنے دوست سے وہ خوشبو ملتی ہے جو مشک وعنبر میں نہیں ہے)

حضرت محبوب الٰہیؒ کے نہ صرف کسی جگہ پر تشریف رکھنے سے وہاں خوشبو پیدا ہوجاتی تھی بلکہ آپؒ کے لباس سے بھی خوشبوؤں کے بھپکے اڑتے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت محبوب الٰہیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ایک کمبل جناب قاضی محی الدین کاشانی کو ازراہِ عنایت وکرم مرحمت فرمائی تو قاضی صاحب اور دوسرے

تمام لوگوں کو اس سے ایسی خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں کہ مشک و عنبر کو اس پر رشک آئے۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے اولیائے کاملینؒ کی اس خوشبو کے متعلق فرمایا ہے:

ایں بوئے عبیر آشنائی ۔۔۔ از ساختۂ یار مہربان است

(یہ عبیر محبت کی خوشبو ہے جو یارِ مہربان کے کارخانے سے ملتی ہے)

قاضی صاحب اس کملی کو بحفاظت تمام رکھتے تھے تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد باہر نکال لیتے، زیارت کرتے، فرطِ شوق سے اُسے چومتے اور اس کی مہک سے مشامِ جاں کو معطر بناتے تھے۔ لیکن قاضی صاحب کا خیال تھا کہ یہ خوشبو عارضی ہے حضرت محبوب الٰہیؒ کے جسم مبارک سے متصل رہنے سے یہ خوشبو اس کملی میں پیدا ہو گئی ہے، جو کافی زمانہ گزر جانے پر زائل ہو جائے گی۔ لیکن جتنا زمانہ گزرتا گیا یہ خوشبو اسی طرح قائم رہی۔ اب قاضی صاحب نے یہ تجربہ کرنا چاہا کہ دیکھیں دھونے کے بعد بھی خوشبو رہتی ہے یا نہیں، اور یہ سوچ کر انہوں نے کملی کو رگڑ رگڑ کر خوب دھویا لیکن قاضی صاحب کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں جب کملی میں ویسی ہی خوشبو باقی رہی بلکہ اس سے بھی تیز تر خوشبو پیدا ہو گئی۔ اب تو قاضی صاحب حضرت محبوب الٰہیؒ کے پروانے بن گئے۔ قاضی صاحب کے خادموں نے یہ ساری روداد حضرت محبوب الٰہیؒ سے عرض کر دی تو حضرت زار و قطار رونے لگے بار بار سجدۂ شکر ادا کرتے تھے اور خدا کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے، اپنی عاجزی اور خدا کی عظمت و جبروت کا تذکرہ کرتے تھے آخر یہ کیفیت گذری تو قاضی صاحب کو بلا کر فرمایا۔ "قاضی صاحب یہ باغ کے پھولوں کی خوشبو نہیں ہے کہ پھول ملے تو فضا مہک اٹھی اور کچھ ہی زمانہ بعد وہاں آوارہ بگولوں کے رقص کے سوا کچھ بھی نہ رہا۔ یہ اس محبت کی خوشبو ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں کی ذات میں ودیعت کرتا ہے۔" (ماخوذ)

● ● ●

لاہور سے مشہور مقامات کا وقتی فرق

مقامات	طول بلد		عرض بلد		تفاوت وقت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	منٹ	جمع تفریق
راولپنڈی	۷۳	۳	۳۳	۳۶	۶	جمع
ڈیرہ غازیخاں	۷۰	۵۲	۳۰	۵	۱۵	جمع
سیالکوٹ	۷۴	۳۶	۳۲	۳۱	۳	جمع
گوجرانوالہ	۷۴	۱۴	۳۲	۱۰	۲	جمع
گجرات	۷۳	۵۹	۳۲	۳۳	۳	جمع
فیصل آباد	۷۳	۵	۳۱	۲۵	۱۰	جمع
سرگودھا	۷۲	۵۲	۲۴	۴۸	۶	جمع
بہاولپور	۷۶	۲۸	۳۰	۵۰	۱۴	جمع
پشاور	۷۱	۳۶	۳۴	۱	۱۳	جمع
حیدرآباد	۶۸	۲۵	۲۵	۲۳	۲۳	جمع
ڈھاکہ	۹۰	۲۶	۲۳	۴۳	۸۰	جمع
ڈیرہ اسماعیل خاں	۷۰	۵۲	۳۱	۴۹	۱۵	جمع
شکارپور	۶۸	۴۰	۲۷	۵۷	۱۷	جمع
کوہ مری	۷۳	۴۵	۳۴	۰	۴	جمع
کیمبل پور	۷۲	۳۰	۳۱	۵۱	۱۰	جمع
ملتان	۷۲	۵۰	۳۰	۵۱	۱۱	جمع
ساہیوال	۷۲	۰	۳۰	۳۰	۶	جمع
مظفرگڑھ	۷۱	۱۴	۳۰	۵	۱۲	جمع
میانوالی	۷۱	۳۳	۳۲	۳۵	۱۰	جمع
چمن	۶۸	۰	۳۰	۱۰	۳۰	جمع
بنوں	۷۰	۳۵	۳۳	۰	۱۳	جمع
کراچی	۶۰	۴	۲۴	۵۱	۲۷	جمع
کوئٹہ	۶۸	۰	۳۰	۱۰	۲۸	جمع
لاڑکانہ	۶۸	۱۵	۳۰	۳۳	۲۴	جمع

سید وارث علی شاہ جیلانی
(ادارہ فیضان، فیصل آباد)

معمّہ اسمِ اعظم

اسمِ اعظم کا یہ معمّہ حضرت شیخ سعد الدین محمود الحموی قدس سرہٗ کا فارسی زبان میں ہے جو آپ نے بطریقِ جفر نا اہل سے مخفی رکھا ہے اور آپ کا آزمودہ ہے۔ معمّہ مع اصل عبارت اور ترجمہ و حل قارئین فلکیات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

فارسی معمّہ اسمِ اعظم : اگر کسے یکبار سورۂ یٰسٓ در سجدہ بخواند و بر مواضع کہ برمز و ایما نوشتہ صد صد بار تکرار نماید برائے جمیع مقاصد مجرب راقم است۔ بدانکہ سہ محل دریں سورہ مواضع اشارت است کہ چوں بداں مواضع رسد بصدق دل و حضورِ قلب مقصود خود را بخاطر بگذارند بلاشک و شبہ مراد حاصل آید و ایں سہ مواضع علمائے جفر برمز و ایما نوشتہ اند کہ اگر ایں امور فاش کنند و خلائق بداں وقوف یابند کارہائے عظیم نمائند و کسے را فرماں نبرند۔

ا۔ اشارۂ اُولیٰ : واقع است میانِ دو کلمہ کہ حروف مجموعۂ ہر دو بعدد ابواب بہشت است و کلمہ اوّل چہار حروف است ہر یک تکرار یافتہ بعد از دیگرے و کلمہ دیگر چہار حروف غیر مکرر است اگرچہ یک حرف در کلمہ اُولیٰ تکرار یافتہ و حرف ثانی و ثالث بانہ ائے حرف اول از کلمہ اُولیٰ است۔ در مرتبہ ثانیہ از مراتب اعداد جمل و حرف رابع مثل مجموع حروف اوّل و ثالث است۔

ب۔ اشارۂ ثانیہ : واقع است در سہ کلمہ کہ حروف مجموع ایں کلمہ بعدد ابواب بیروں است و حرف اوّل و سابع مماثل اند چنانچہ ثانی و سادس و ثالث و خامس و حرف رابع مرکز است مر مجموع را واو حرفے است کہ بانہ بُر و بینہ مطابق اسم اعظم است کہ اسم ذات عبارت از واست و دائرہ حروف باو تمام می شود۔ و انہ بینہ ہائے اُو آخر با قبل بپیوندد و ریک علامت دیگر از وے آنست کہ آں عمل کہ از وے آید وقت انضمام کلمات از منقلوب وے نیز ہماں عمل آید۔

ج۔ اشارۂ ثالثہ : واقع است در پنج کلمہ کہ مجموع حروف کلمات بعدد تمام ابواب مذکورہ است و یکے زیادہ و حروف کلمتین کہ موقع اشارۂ اولیٰ است بعینہٖ بترتیب کلمہ اُولیٰ و ثانیہ غیر مرتب دریں کلمات مندرج است و عدد نقاط ایں کلمات جمیع جہات را احاطہ کردہ نصف فوقانی و نصف تحتانی و ظاہر است کہ اسمائے حسنیٰ در اوّل و آخر جلوہ کردہ۔

ترجمہ : اگر کوئی شخص ایک بار سورۂ یٰسٓ شریف سجدے میں پڑھے اور جو مقامات رمز و اشارے میں لکھے ہوئے ہیں سو سو بار تکرار کرے تمام مقاصد کے لئے راقم کا مجرب و آزمودہ ہے۔ تو جان کہ اس سورۂ شریفہ میں تین محل اشاروں کے مقامات ہیں۔ کہ جب ان مقامات پر پہنچے تو صدق دل اور حضورِ قلب سے اپنا مقصد دل میں لائے بلاشک و شبہ مراد حاصل ہوگی۔ علمائے جفر نے یہ تینوں مقامات رمز و اشارے میں لکھے ہیں کہ اگر ان امور کا افشا ہو جائے اور مخلوق اُن سے واقف ہو جائے تو کارہائے عظیم رونما ہوں اور کوئی شخص بھی نافرمانی نہ کرے۔

ا۔ پہلا اشارہ : دو کلموں کے درمیان واقع ہے کہ ہر دو کے حروف کا مجموعہ بہشت کی تعداد کے مطابق ہے۔ پہلے کلمہ کے چار حروف ہیں کہ ہر ایک حرف نے ایک دوسرے کے بعد تکرار کیا ہوا ہے اور دوسرے

ہمہ کے چاروں حروف ہی غیر مکرر رہیں اگرچہ ان میں سے ایک حرف کا پہلے کلمہ میں تکرار موجود ہے اور دوسرا اور تیسرا حرف پہلے کلمہ کے حرفِ اوّل کے مقابل ہے جو مراتبِ اعداد جمل کے مرتبہ ثانیہ میں ہے اور چوتھا حرف پہلے اور تیسرے حرف کے مجموعہ کی مثل ہے ۔

ب ۔ دوسرا اشارہ : تین کلموں کے درمیان واقع ہے کہ ان حروف کا مجموعہ ابواب کی تعداد سے باہر ہے ۔ پہلا اور ساتواں حرف ہمشکل ہے چنانچہ دوسرا اور چھٹا، تیسرا اور پانچواں ہمشکل ہے اور چوتھا حرف ان حروف کے مجموعے کا مرکز ہے اور وہ ایک ایسا حرف ہے کہ وہ زبر و بینہ کے ساتھ اسم اعظم کے مطابق ہے کہ اس سے اسم اعظم مراد ہے اور حروف کا دائرہ اس پر تمام ہو جاتا ہے اور اس کا بینہ ہا آخر اول سے ملا ہوا ہے اور اس میں دوسری علامت یہ ہے کہ کلمات کے انضمام کا عمل اگر معکوس طور پر کیا جائے تو وہی کلمات پیدا ہو جاتے ہیں ۔

ج ۔ تیسرا اشارہ : پانچ کلموں کے درمیان واقع ہے کہ ان کلموں کے حروف کا مجموعہ تمام ابواب مذکورہ کی تعداد کے مطابق ہے اور ایک زیادہ ہے اور دو کلموں کے حروف جو پہلے اشارہ کے مقام پر ہیں بعینہٖ پہلے اور دوسرے اشارے کی ترتیب پر غیر مرتب ان کلمات میں مندرج ہیں اور ان کلمات کے نقاط تمام جہات کو احاطہ کئے ہوئے ہیں ۔ نصف نقاط بالائی ہیں اور نصف نقاط زیریں ہیں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اس اسم اعظم کے اوّل و آخر جلوہ گر ہیں ۔

حل و تشریح (۱) پہلا اشارہ ۔ اِمَامٌ مُّبِیْنٌ ہے کہ اس کے حروف بہشت کے دروازوں کی تعداد کے مطابق آٹھ ہیں ۔ پہلے کلمہ " امام " کے چار حروف ہیں کہ ہر ایک حرف نے ایک دوسرے کے بعد تکرار کیا ہے الف نے میم کے بعد اور میم نے الف کے بعد ۔ اور دوسرے کلمہ " مبین " کے چاروں حروف ہی غیر مکرر رہیں اگرچہ ان میں سے ایک حرف " م " کا پہلے کلمہ میں تکرار موجود ہے دوسرا اور تیسرا حرف " ب اور ی " پہلے کلمہ کے حرف اول " ا " کے مقابل ہے کیونکہ اول امام میں پہلا اور تیسرا حرف " ا " ہے اور " مبین " کی ب مراتبِ اعداد جمل کے مرتبہ ثانیہ میں ہے یعنی الف کے بعد یا ہے اور " مبین " چوتھا حرف نون پہلے میم اور تیسرے یا کے اعداد پچاس (۵۰) کے مطابق ہے ۔

ب ۔ دوسرا اشارہ ۔ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ ہے ۔ اس کے تین کلمے ہیں ان حروف کا مجموعہ سات ہے جو بہشت کے ابواب کی تعداد سے خارج ہے ۔ پہلا اور ساتواں " ک " ہمشکل ہے چنانچہ دوسرا اور چھٹا حرف " ل " اور تیسرا اور پانچواں حرف " ف " ہمشکل ہیں اور چوتھا حرف " ی " ان حروف کے مجموعہ کا مرکزی حرف ہے کہ اوّل و آخر تین تین حرف ہیں کہ اس کا زبر و بینہ " یا " اسم اعظم " ھُوَ " باعداد جمل گیارہ کے مطابق ہے اور ھُوَ سے مراد اسم ذات اللہ لی جاتی ہے ۔ اور اس پر حروف کا دائرہ مکمل ہو جاتا ہے کیونکہ حروف کا اوّل الف اور آخری حرف " ی " ہے اور اس کے آخر کا بینہ الف اس کے اوّل یعنی حروف تہجی کے شروع میں آتا ہے اور اس میں دوسری علامت یہ ہے کہ اگر کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ کو اُلٹ کر پڑھا جائے تو بھی وہی جملہ " کل فی فلک " پیدا ہو جاتا ہے ۔

ج ۔ تیسرا اشارہ ۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ہے جس کے پانچ کلمے ہیں اور ان کلمات کے حروف کا مجموعہ جنت و دوزخ کے ابواب کے مطابق پندرہ ہے اور ایک زیادہ ہے یعنی سلٰم میں الف اشباعی زائد ہے اور اشارہ اُولیٰ (پہلے) کے دونوں کلموں یعنی " اِمَامٌ مُّبِیْنٌ " بعینہٖ کلمہ اُولیٰ اور ثانیہ کی ترتیب پر غیر مرتب شدہ صورت میں موجود ہیں اور ان کلمات کے نقاط جہات ستہ یعنی چھ سمتوں کے مطابق ہیں تین اوپر ہیں جیسے ق اور ن کے تین نقطے اور تین نیچے ہیں جیسے ب اور ی کے تین نقطے ہیں اس اسم اعظم کی آیت کے شروع میں بھی سَلٰمٌ اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور آخر میں رَحِیْمٍ بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور یہ دونوں اسمائے حسنیٰ سے ہیں ۔

الحاصل ۔ سورۂ یٰسٓ شریف کے درمیان یہی تین اسم اعظم ہیں جن کے سو سو مرتبہ سجدہ میں تکرار کرنے سے مجیب الدعوات مُضطر، بیقرار اور پریشان حال بندوں کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں ۔

پاکستان میں "فلکیات" کی ایجنسیاں

کراچی۔ رشید نیوز ایجنسی
حیدر آباد۔ مہران نیوز ایجنسی یوسف چیمبر اسٹیشن روڈ۔
لاہور۔ گلزار نیوز ایجنسی
فیصل آباد۔ شمع بک اسٹال بھوانہ بازار۔
راولپنڈی۔ اشرف بک ایجنسی
پشاور۔ زرباغ نیوز ایجنسی
سرگودھا۔ حافظ بک اسٹال بلاک نمبر ۱۔
کوئٹہ۔ ہاشمی برادرز چوک
ملتان۔ تجمل نیوز ایجنسی۔
سیالکوٹ۔ ملک اینڈ سنز۔
خانیوال۔ اختر ریلوے بک اسٹال۔
سکھر۔ الفتح نیوز ایجنسی
سانگھڑ۔ محمد ادریس خان نیوز ایجنسی۔
ساہیوال۔ زمیندار نیوز ایجنسی اٹک آئل کمپنی۔
کھوڑ۔ آزاد نیوز ایجنسی اٹک آئل کمپنی۔
میرپور خاص۔ سندھ کتاب گھر شاہراہ ایم۔اے۔جناح۔
بورے والا۔ طاہر نیوز ایجنسی عارف بازار۔
لسبیلہ۔ پاک نیوز ایجنسی بیلہ۔
تھرپارکر۔ شوقین نیوز ایجنسی سامارو۔
ڈیرہ غازیخاں۔ ملک اللہ بخش نیوز ایجنٹ۔
احمد پور شرقیہ رحمٰن بک سیلرز۔
ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ اسٹوڈنٹ بک ڈپو نیوز ایجنٹ بیرون توپاں والا گیٹ۔
ضلع میانوالی۔ طارق نیوز ایجنسی کلور کوٹ۔
اٹک سٹی۔ خزینہ علم وادب تاجران کتب اٹک سٹی۔
خضدار۔ پاک اسٹیشنرز بک سیلرز شاہراہ کالونی۔
جھنگ صدر۔ شیخ محمد حسین اینڈ سنز نیوز ایجنسی۔
منڈی حاصل پور۔ شمس الدین خلجی نیوز ایجنٹ

لاڑکانہ۔ بسم اللہ بک اسٹور لوہار بازار۔
ضلع جہلم۔ سید نیوز ایجنسی دینا۔
ایبٹ آباد۔ ریاض نیوز ایجنسی۔
بہاولپور۔ نیشنل نیوز ایجنسی شاہی بازار۔
چیچہ وطنی۔ طیب کتب خانہ۔
مانسہرہ ہزارہ۔ بلال نیوز ایجنسی سنکیاری روڈ۔
مردان۔ سعید بک اسٹال سعید مارکیٹ بنک روڈ۔
اوکاڑہ منڈی۔ رحمت بک سٹال
فتح جنگ۔ منظور الٰہی نیوز ایجنٹ اڈہ لاریاں۔
ضلع گجرات۔ میر فضل کریم اخبار و رسائل ایجنٹ قصبہ ڈنگہ۔
گجرات۔ ریاض بک اسٹال چوک پاکستان۔
بدین۔ غفور نیوز ایجنسی۔
واہ کینٹ۔ مشتاق برادرز نیوز ایجنسی سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ۔
گوجرانوالہ۔ اسلم نیوز ایجنسی۔ ریل بازار۔
حویلیاں ہزارہ۔ اعجاز نیوز ایجنسی۔
کوٹ ادّو۔ اجمل نیوز ایجنسی۔
بھمبر آزاد کشمیر۔ گوہر جنرل اسٹور
چکوال۔ سلطانی بک اسٹال پرانا اڈہ لاریاں۔
سبی۔ پرنس نیوز ایجنسی اوتم چند روڈ۔
ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ملک نیوز ایجنسی کمالیہ روڈ۔
مردان۔ امیر احمد بکسٹال بازار بکٹ گنج۔
ڈیرہ غازیخان۔ پیراماونٹ نیوز کارنر
دیپالپور۔ طاہر بک اسٹال نیوز ایجنٹ۔
احمد پور شرقیہ۔ اسلامی کتب خانہ ریلوے روڈ۔
تلہ گنگ۔ حاجی فضل الٰہی جعفری نیوز ایجنسی۔
میانوالی۔ نوید بہار بک اسٹال چوک سٹی پولیس مین بازار۔
منچن آباد۔ عوامی نیوز ایجنسی چوک اڈا لاریاں۔
سیہون شریف۔ نیاز بک اسٹال نزد بس اسٹینڈ۔
بہاولپور۔ کیپٹل نیوز ایجنسی شاہی بازار۔
سرگودھا۔ دلکش بک سیلرز کچہری بازار۔

معلوماتِ نجوم

بعض سیارے اپنی نوع کے اعتبار سے سعد کہلاتے ہیں اور بعض نحس۔ لیکن بعض سیارگان حالات کے پیشِ نظر سعد و نحس ہو جاتے ہیں مثلاً سعد سیارگان میں عطارد کا بھی شمار ہوتا ہے لیکن حالات کے مطابق سعد و نحس اثرات کا حامل بھی ہوتا ہے، اس کے برعکس آفتاب ایک نحس سیارہ ہے جو حالات کے تحت نحس اور سعد دونوں طرح کے حالات بخشتا ہے۔ ہم ذیل میں اس کی تشریح پیش کرتے ہیں۔

سعد سیارگان

عطارد ۔ مشتری ۔ قمر ۔ زہرہ

نحس سیارگان

شمس ۔ مریخ ۔ زحل ۔ ذنب

حالات کے تحت سعد و نحس سیارگان

شمس ۔ عطارد ۔ زحل ۔ راس

ان کواکب میں سے بعض مستقل سیدھی چال پر (مستقیم) چلتے ہیں اور بعض الٹی رفتار سے (راجع)۔ مستقیم سیارگان شمس اور قمر ہیں اس کے برعکس راس اور ذنب مستقل الٹے چلتے ہیں یعنی رجعت میں چلنا ہی ان کی استقامت ہے اور یہ کبھی سیدھے نہیں ہوتے۔

عطارد، مشتری، مریخ، زہرہ اور زحل جب آفتاب سے قریب ہوتے ہیں تو ایک متعینہ فاصلے سے رجعت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ رجعت کبھی عارضی مگر متعینہ مدت کے لئے ہوتی ہے۔

سیارے کی رجعت اسے ناقص سیارہ کہلاتی ہے اس کے ثمرات بھی ناقص ہوتے ہیں۔

- مریخ شمس سے ۱۸ درجے پر آگے یا پیچھے غروب ہوتا ہے۔
- قمر شمس سے ۱۲ درجے پر آگے یا پیچھے غروب ہوتا ہے۔
- زحل شمس سے ۱۵ درجے پر آگے یا پیچھے غروب ہوتا ہے۔
- مشتری شمس سے ۱۵ درجے پر آگے یا پیچھے غروب ہوتا ہے۔
- زہرہ شمس سے ۱۲ درجے پر آگے یا پیچھے غروب ہوتا ہے۔
- راس اور ذنب ہمیشہ غروب رہتے ہیں۔
- قمر ہمیشہ اندھیرے میں غروب اور چاندنی راتوں میں طلوع رہتا ہے۔

وہ سیارے جو شمس سے نگاہ (زاویہ) دشمنی رکھتے ہیں زحل اور زہرہ ہیں۔ دوست سیارے مریخ، قمر اور مشتری ہیں جبکہ عطارد کے تعلقات شمس سے اعتدال پر یعنی مساوی ہوتے ہیں۔

شمس کی طرح دوسرے سیارگان کے بھی دوست اور دشمن سیارے ہوتے ہیں مثلاً قمر کے دوستوں میں شمس اور عطارد ہیں اور باقی سیارگان سے اس کے تعلقات اعتدال پر یعنی مساوی رہتے ہیں۔

سیارہ مریخ کے دوست سیارے شمس، زہرہ اور مشتری ہیں، عطارد اس کا دشمن ہے۔ جبکہ زہرہ اور زحل سے اس کے تعلقات اعتدال پر رہتے ہیں۔

سیارہ عطارد کے دوست سیارے شمس اور زہرہ ہیں۔ اس کا قمر دشمن ہے اور زحل، مشتری اور مریخ سے تعلقات اعتدال پر ہیں۔

مشتری کے دوست سیارگان میں قمر، مریخ اور شمس شامل ہیں۔ زہرہ اور عطارد سے دشمنی ہے۔ زحل سے تعلقات معتدل ہیں۔

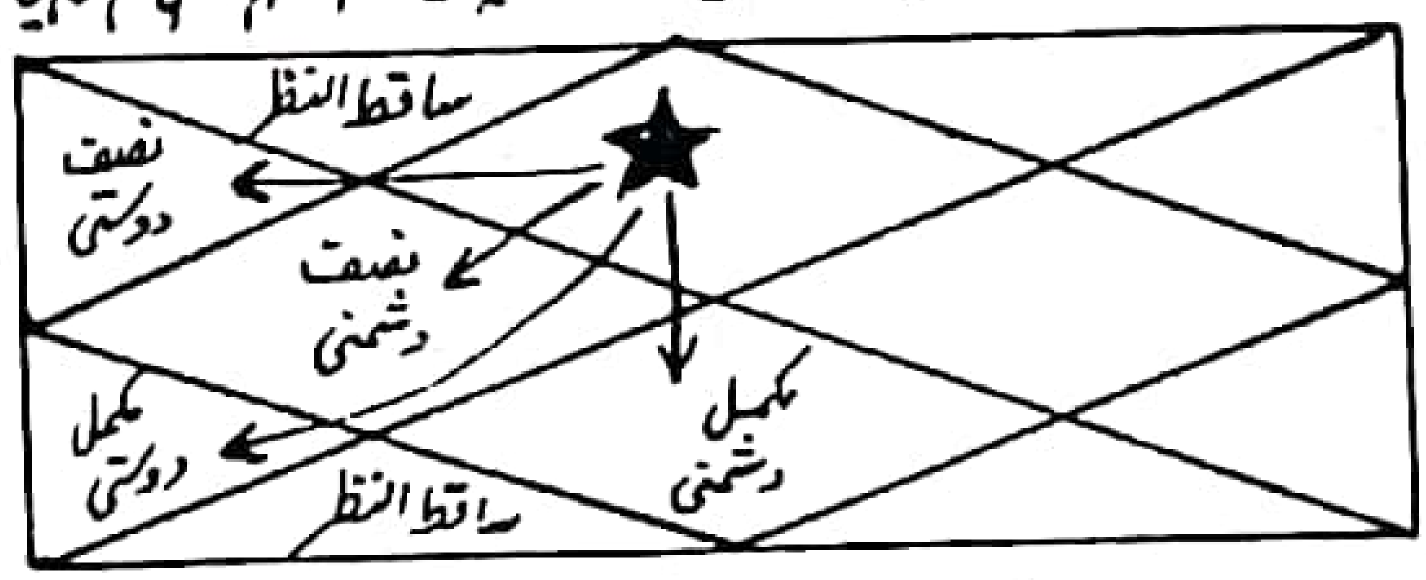
زحل سے تعلقات زہرہ اور عطارد کے دوستانہ ہیں۔ دشمنی قمر، شمس اور مریخ سے حاصل ہوتی ہے اور مشتری کا سلوک مساویانہ ہے۔

سیارہ زہرہ کے دوست سیارے عطارد اور زحل ہیں۔ قمر اور شمس عداوت رکھتے ہیں جبکہ مریخ اور مشتری اعتدال پسند ہیں۔

راس اور ذنب سے زہرہ، عطارد اور زحل دوستی رکھتے ہیں اور مشتری کو عداوت ہے جبکہ شمس، قمر اور مریخ معتدل رہتے ہیں۔

ان تعلقات کی روشنی میں حالات کا سمجھنا چنداں مشکل نہ ہوگا۔

ہر سیارہ اپنی جگہ سے کئی گھروں کو مختلف زاویوں سے دیکھتا ہے جو سیارے کی نظرات کہلاتی ہیں ان نظرات میں کوئی کامل ہوتی ہے تو کوئی نصف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تثلیث، تربیع اور تسدیس یعنی $\frac{1}{3}$، $\frac{1}{4}$، $\frac{1}{6}$ ہوتی ہیں۔



ان گھروں کی یہی کیفیت بقیہ خانہائے زائچہ کے مطابق ہے تمام سیارے اپنی رفتار کے ساتھ ان تمام گھروں کو جلد یا بدیر طے کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ایک ایک گھر (برج) میں کئی کئی سیارے مجتمع ہو جاتے ہیں اور دوسرے اکثر برج خالی رہتے ہیں! ہم قارئین کی سہولت کے پیش نظر ہر سیارے کا دورہ ایک برج میں پیش کرتے ہیں۔

- شمس ایک ماہ (مکمل دورہ ایک سال)
- قمر۔ دو یوم اور ۱۵ گھڑی (مکمل دورہ تقریباً ایک ماہ۔
- عطارد۔ بحساب یونانی ۲۸/۲۹ دن۔ بحساب ہندی ۲۲/۲۳ دن
- مریخ۔ تیرہ ماہ۔
- زہرہ۔ ۲۷ یوم۔
- زحل۔ ڈھائی سال۔
- راس اور ذنب ۱۸ ماہ (دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابل رہتے ہیں۔

ہر سیارے کو خود اپنے یا اپنے دوست سیارے کے گھر میں قوت حاصل ہوتی ہے لیکن دشمن یا دشمن کے دوست کے گھر میں ضعف ہوتا ہے۔

اسی اصول سے قیاس کیا جاتا ہے کہ متعلقہ سیارے سے کس حد تک نیک و بد ثمرات حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن میں مزید تفصیلات کے لئے آپ ہمارا ایک مضمون جو کسی سابقہ شمارہ فلکیات میں ضعف سیارگان کے سلسلے میں شائع ہوا تھا ملاحظہ فرمائیں۔

اہل زمین کے لئے دو سیارے سریع التاثیر ہیں جنھیں شمس اور قمر کہتے ہیں۔

ہر سیارے کے ماتحت ایک دن ہوتا ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ سبعہ سیارگان پر ہفتہ کے ایام تقسیم ہیں۔

شمس ——— اتوار
قمر ——— پیر
مریخ ——— منگل
عطارد ——— بدھ
مشتری ——— جمعرات
زہرہ ——— جمعہ
زحل ——— ہفتہ

جملہ سیارگان سے جو حروف متعلق ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شمس :- م - ن - س - ع
قمر :- ذ - ض - ظ - غ
مریخ :- ط - ی - ک - ل
عطارد :- ش - ت - س - خ
مشتری :- ھ - و - ز - ح
زہرہ :- ف - ص - ق - ر
زحل :- ا - ب - ج - د

زحل	زہرہ	مشتری	عطارد
ابجد	نصقر	ھوزح	شثتخ

مریخ	قمر	شمس
طیکل	ذضظغ	منسع

سید وارث علی شاہ جیلانی

ابجد کی شرح

اہل علم حضرات نے اٹھائیس ابجدیں لکھی ہیں جو علم جفر کے ہر دو حصہ اخبار و آثار میں مستعمل ہیں جن میں سے دو ابجدیں بڑی مشہور ہیں ۔ (۱) ابجد شمسی (۲) ابجد قمری ۔ ابجد شمسی حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، جبکہ ابجد قمری ہرمس الہرامسہ اخنوخ یعنی حضرت ادریس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے ۔

میں برادرم حضرت علامہ کاشفی شاد گیلانی مدفیوضہ نے اپنے معرکۃ الآرا جفری مستحضلہ میں اٹھائیس ابجدوں کا ذکر کیا ہے ۔ لیکن بعض نایاب ابجدوں کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ مثلاً ابجد قطب جو جفری سوالات حل کرنے میں نادرِ روزگار شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اسی طرح ایک دوسری ابجد خدیع جو اپنے اندر نسخہ کیمیا مخفی کئے ہوئے ہے جس کے متعلق اکسیر گروں کا قول ہے "اصل کیمیا گر داند بداند این نسخہ اکسیر الاکسیر است" ملاحظہ فرمائیں ۔

خَدِیْعٌ مَنَاجَ نَصَکَطُ قَفِسٍّ

وَحِشٍّ غَذَبٍ سَهَرٍ تَ نَظَمٍ

اس نایاب ابجد کے مصرعہ اوّل کے ۱۴ حروف مصرعۂ ثانی کے ۱۴ حروف کے ساتھ بالترتیب نظیرہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ ان آٹھ کلمات میں نسخہ اکسیر و صنعتِ الٰہیہ پوشیدہ ہے ۔ ابجد قمری اور ابجد شمسی کے اعداد کی قیمت بالترتیب ایک سے نو تک اکائیاں اور دس سے ۹۰ تک دہائیاں اور سو سے ۹۰۰ تک سینکڑے اور غ کی ہزار ہے ۔ لیکن ابجد ایقغ میں نقطے حذف کر کے صرف ایک سے نو تک اکائیاں ہی لی جاتی ہیں لیکن نایاب ابجد ایقغ جس کے ہر کلمہ کے چار حروف ہیں اور اس سے قیمت کے علاوہ اعراب بھی پڑھے جاتے ہیں ایک سے سات اکائیوں پر مشتمل ہے ۔ ہر کلمہ کے پہلے حرف پر فتحہ (زبر) دوسرے حرف پر کسرہ (زیر) تیسرے حرف پر ضمہ (پیش) اور چوتھے حرف پر سکون (جزم) پڑھی جاتی ہے ۔ ملاحظہ ہو ۔

(۱) اَیِقُغْ ۔ (۲) بَکِرُجْ ۔ (۳) لَشِدُمْ ۔ (۴) تَھِنُثْ ۔ (۵) وَسِخُسْ ۔ (۶) عَذِحُفْ ۔ (۷) ضَطِفُظْ ۔

اسی طرح ابجد ابتث آدم علیہ السلام کے اعراب بھی متذکرۃ الصدر کی طرح پہلا حرف مفتوح ۔ دوسرا حرف مکسور ۔ تیسرا حرف مضموم اور چوتھا حرف مجزوم پڑھیں ۔ ابجد قمری عددی از ارسطو حکیم وزیر سکندر بادشاہ ایک تا نو لکیر (خط) کے اوپر اکائیاں ۔ دس تا ۹۰ دہائیاں خط سے متصل ۔ سو سے نو سو تک خط کاٹ کر نیچے لے آئیں ۔ اور ایک ہزار سے نو ہزار تک خط سے نیچے لا کر ایک طرف موڑ دیں ۔

حضرت آدم علیہ السلام کا رسم الخط سُریانی تھا ۔ حضرت شیث علیہ السلام کا رسم الخط صولیانی تھا ۔ حضرت قینان کا قینادی رسم الخط تھا ۔ حضرت الیسع علیہ السلام کے رسم الخط کا نام بربادی تھا ۔ حضرت نوح علیہ السلام کا رسم الخط عوزی تھا ۔ حضرت سام کا سامی ۔ حضرت یافث کا چینی ۔ حضرت حام کا ہندی ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برہمی ۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کا یونانی ۔ صاب کا رسم الخط صابی ۔ یعقور کا یعقوری ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عبرانی ۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا عزری ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا حیری ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا کاہنی ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رومی ۔ حضرت شمعون کا فرنجی ۔ حضرت جرجیس کا قبطی ۔ حضرت دانیال علیہ السلام کا ارمنی ۔ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربی ۔

حضرت سیدنا امام علی المرتضیٰ علیہ السلام کا کوفی، حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کا عراقی اور حضرت امام محمد بن حسن بن علی المرتضیٰ علیہم السلام کا رسم الخط بربری تھا۔

چونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے سات سو زبانوں میں گفتگو فرمائی ہے اور ان سب میں افضل عربی زبان ہے اس لئے سات سو انواع کے قلم اور رسم الخط ہیں۔ ابجد قمری کے آٹھ کلمے ہیں اور ہر کلمہ بامعنی ہے جیسا کہ عربی گرائمر میں ہے۔ اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرِدًا

ابجد قمری جس کو حضرت ادریس علیہ السلام نے مجوز کیا ہے اس کے بالترتیب عربی۔ فارسی اور اُردو معانی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اَبْجَدُ - اَیْ اَبِیْ وَجَدَ فِیْ الْمَعْصِیَۃِ - یافتم پدر خود را در معصیت یعنی میں نے اپنے باپ کو معصیت میں پایا۔

(۲) ھَوَّزْ - اَیْ اِتَّبَعَ ھَوَاہُ - پیروی کرد ہوائے خود را یعنی اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی۔

(۳) حُطِّیْ - اَیْ حَطَّ ذَنْبَہٗ بِالتَّوْبَۃِ وَالْاِسْتِغْفَارِ - حط کردہ شد گناہ اُو بہ توبہ و استغفار یعنی بسبب توبہ و استغفار کے اس کا گناہ مٹا دیا گیا۔

(۴) کَلِمَنْ - اَیْ تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ بِالْقُبُوْلِ وَالرَّحْمَۃِ - تکلم کرد اُو بکلمات استغفار و توبہ پس خدا برا اُو مہربان شد بقبولیت و رحمت و قبول توبہ کردہ شد۔ یعنی اس نے ساتھ کلمہ استغفار و توبہ کے کلام کیا پس وہ مہربان ہوا اس پر ساتھ قبولیت و رحمت کے پس اس کی توبہ قبول ہوئی۔

(۵) سَعْفَصْ - اَیْ ضَاقَ عَلَیْہِ الدُّنْیَا - دنیا برآں تنگ شد۔ یعنی دنیا اس پر تنگ ہوئی۔

(۶) قَرَشَتْ - اَیْ اَقَرَّ بِذَنْبِہٖ فَشُرِّفَ بِالْکَرَامَۃِ - اقرار کرد بہ گناہ خود پس بکرامت مشرف شد۔ یعنی اقرار کیا اس نے اپنے گناہ کا پس بزرگی پائی ساتھ فوقیت کے۔

(۷) ثَخَّذْ - اَیْ اَخَذَ مِنَ اللّٰہِ الْقُوَّۃَ - اُو از خدا تعالیٰ قوت گرفت - یعنی اس نے اللہ تعالیٰ سے قوت و توفیق حاصل کی۔

(۸) ضَظَغْ - سَدَّ عَنْہُ نَزْغَ الشَّیْطَانِ بِالْعِنَایَۃِ - خدا تعالیٰ از اُو وسوسۂ شیطان بند کرد با ارادہ و غلامی داد - یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے شیطان کا مکر بند کیا ساتھ ارادہ کے اور نجات دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی زندگی

مولوی محمود حسین۔ بی اے (آنرز)

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس وقت تبلیغ شروع کی اور پیغمبری کا منصب جلیل آپؐ کو عطا ہوا تو اس وقت پوری دنیا ظلمت و تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی ہر طرف زندقہ و الحاد اور کفر و شرک کی آندھیاں چل رہی تھیں، انگلستان میں برٹن اور سیکسن وحشی قومیں آباد تھیں اور ان کے یہاں درڈی بت کی پرستش ہوتی تھی، فرانس میں جنگ و غارت گری کا بازار گرم تھا اور دریائے الپ کے کنارے سیکسن قیدی پوری بے رحمی سے ذبح کئے جا رہے تھے ہنگری ظلم و جبر کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یہی حالت جرمنی روس اور ہالینڈ وغیرہ کی تھی پاپائیت نے ایک شور قیامت برپا کر رکھا تھا علم کے وارث بھی بن بیٹھے تھے اور تمام اخلاقی ذمائم بھی ان میں مرکوز ہو کر رہ گئے تھے، ایران میں آتش پرستی کے الحاد کے بعد مزدکیہ کا دور دورہ چل رہا تھا۔ جنہوں نے عورتوں تک کو مشترکہ مال بنا کر اخلاقی پستیوں کو بُری طرح نمایاں کر دیا تھا۔

چین میں بارش، امن، اولاد ہر چیز کے جُدا جُدا بت تھے، کنفیوشس ہنوز پیدا بھی نہ ہوا تھا، مصر میں عیسائیت، صابیت اور بت پرستی تھی۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ لوگ خدا کو بھولے ہوئے تھے، فواحش و زنا مکر و دغا چوری و رہزنی اور فتنہ و فساد میں مشغول تھے، یہودیوں نے مدینہ طیبہ کے قرب و جوار میں بڑے بڑے قلعے بنا رکھے تھے، دولت پاس تھی، آزاد تھے، وہ جو نہ کرتے وہ تھوڑا تھا۔ قریش مکہ کے سحر تو پانی گذر چکا تھا۔ تمام عرب میں شبانہ روز قتل ہوتے رہتے تھے۔ قبائل کی خانہ جنگیوں کا غیر متناہی سلسلہ قائم تھا۔ کسی ایک گوشہ میں بھی تو امن و امان کی خنکی موجود نہ تھی۔ کعبۂ اقدس میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ کسی کی جان لے لینا۔ کسی کو لوٹ لینا، کسی کی عورت کو پکڑ کر خراب کر دینا ادنیٰ امور تھے، اخلاقی رزائل و ذمائم کی ایک بھیانک صورت تھی جو عرب پیش کر رہا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فضا اور ان حالات میں اعلان نبوت کیا اور اس عزم و استقلال، اس جوش و ہمت اور اس شان و اہتمام سے اعلان کیا کہ ساری دنیا میں ہلچل پیدا ہو گئی اور نہ صرف عرب بلکہ دنیا بھر کے فراعنہ کے حلقوں میں تہلکہ پڑ گیا ایک طرف خسرو پرویز شہنشاہ ایران اپنے پورے شکوہ حکمرانی کے ساتھ مصروف حکمرانی تھا اور عرب کے بڑے بڑے زرخیز اور زرریز صوبے یمن، بحرین اور عمان اُس کے زیر نگین تھے دوسری طرف قیصر روم کی سطوت و جبروت اپنے عروج کے مراحل طے کر رہی تھی۔ لیکن مکہ کے ایک یتیم اور غریب انسان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکومت و اقتدار کی ان تمام چٹانوں کو دعوت شکست دے دی، ان تمام پہاڑوں کو پیغام ہزیمت سنایا اور دولت و ثروت کے ان تمام ذخار سمندروں کو ندائے اطاعت دی شیاطین جہاں کا مقابلہ کیا اور کفر و شرک کے لات و منات کو ٹھوکروں سے پامال کر دیا اور ۲۳ سال کی قلیل مدت میں نہ صرف عرب، بلکہ تمام دنیا کی کایا پلٹ دی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرم فرمائیوں سے ویرانے گلزار، کھنڈرات محل، ریگزار چمن اور خارستان گلستان بن گئے۔

تہذیب واخلاق کا مہر منیر وزر پوری تابانیوں کے ساتھ چمکنے لگا۔ دنیا والوں کے عشرت کدوں میں ایمان وایقان کے برقی قمقمے روشن ہو گئے اور میکدہ عالم میں بادۂ توحید کے وہ دور چلے کہ ساری کائنات کیف وسرور میں ڈوب گئی۔ نہ وہ آسمان آسمان رہا اور نہ وہ زمین، زمین رہی، قیصر وکسریٰ کی سلطنتیں مٹ گئیں، فراعنہ ونمارد کے نام لیوا فنا ہو گئے۔ ظالم وجابر نظام حکومت مٹ گئے اور ان کی جگہ اموی عظمت عباسی جبروت، فاطمی شکوہ اور مغلیہ اقتدار کی بنائیں استوار ہوئیں۔ جہاں انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے بت پوجے جاتے تھے۔ وہاں خدا کے آستانہ عالیہ پر سجدے ہونے لگے، جہاں ناقوس کی آوازوں کا شور برپا تھا وہاں اذانوں کی صدائیں نغمے پیدا کرنے لگیں۔ غرض یہ کہ ذرّے جواہر ریزوں میں تبدیل ہو گئے۔ مس خام کندن بن گئی۔ حیوان انسان ہو گئے اور انسان خدا پرستوں کی صف میں شامل ہو گئے۔ یہ اعجاز ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کبریٰ اور نبوت عظمیٰ کا۔

خدائے قدوس نے جبرئیل امین کے ذریعہ پہلا سبق یہ پڑھایا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اور دامن کوہ میں روح الامینؑ نے وضو کر کے آپ کے ساتھ نماز پڑھی سب سے پہلا سبق دعوت توحید تھا آپؐ نے گھر پہنچتے ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا چنانچہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روز ہی مسلمان ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دولت مند تاجر اور ہر دلعزیز تھے، اُن کی سعی وکوشش سے حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عبدالاسد بن بلال، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عامر بن نیراز دی، حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ، حضرت سائب بن عثمان، حضرت ارقم، حضرت بلال حبشی، حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم چند ہی روز میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لے آئے۔ رسول کریم سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین برس تک خاموشی کے ساتھ تبلیغ کرتے رہے جب نماز کا وقت آتا تو سب مسلمان ایک پہاڑی کی گھاٹی میں جا کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

اس کے بعد حکم ربانی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ کے مطابق آپؐ نے بنی ہاشم کی دعوت کر کے اسلام کی تبلیغ کی، ایک روز آپؐ نے ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا... "یقین کرو موت تمہارے سر پر کھڑی ہے۔ تمہیں خدا کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور میں عالم آخرت کو بھی ایسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسے تم دنیا کو دیکھ رہے ہو ...." (مفہوم)

کسی نے اس پر دھیان نہ دیا۔ اب آپؐ کا یہ طریقہ ہو گیا کہ ہر مجلس، ہر میلہ اور ہر کوچہ میں پہونچکر لوگوں کو سمجھاتے تھے، توحید کی خوبیاں، بتوں، پتھروں اور درختوں کی پوجا کی برائیاں بیان کرتے تھے۔ دختر کشی، زنا۔ قماربازی، عہد شکنی کی مذمت سختی کے ساتھ کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ چاند، سورج درخت، آسمان سب خدا ہی کے پیدا کئے ہیں، سب خدا ہی کے محتاج ہیں دعا کا قبول کرنا۔ بیمار کو صحت دینا اور مرادیں پوری کرنا، اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے، اُس کی مرضی اور اس کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ فرشتے اور نبی بھی اُس کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔

حق وانصاف کی اس دعوت وتبلیغ پر قریش برافروختہ ہو گئے اور انہوں نے اسلام کا نام ونشان مٹا دینے کی تحریک شروع کر دی انہوں نے غریب مسلمانوں پر مظالم وشدائد شروع کر دیئے اور وہ اذیتیں پہونچائیں جن کے تصور سے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن میں رسیاں ڈال کر کھینچتے تھے، گرم ریت پر انہیں لٹایا جاتا تھا۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس صورت میں بھی "احد احد" کے نعرے لگاتے تھے۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت عمارؓ اور ان کے والدین مسلمان ہو گئے تو ابوجہل نے ان کو سخت عذاب پہونچائے اُس کمبخت نے

ان کی والدہ حضرت سمیہؓ کو ان کی اندام نہانی میں نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ آپؐ نے یہ عذاب دیکھے تو ارشاد فرمایا۔ "صبر کرو۔ تمہارا مقام جنت ہے"۔ (مفہوم) حضرت خبابؓ بن ارت کو بارہا انگاروں پر لٹایا گیا اور گردن مروڑی گئی...... حضرت زنیرہؓ۔ حضرت نہدیہؓ اور حضرت ام عبیسؓ لونڈیاں تھیں جنہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے سنگدل آقا ان کو بے حد وحشیانہ سزائیں دینے لگے، لونڈی غلاموں پر ہی کیا موقوف ہے مشرکین ... مسلمان ہونے والے اپنے عزیزوں اور فرزندوں کے ساتھ بھی ایسا ہی وحشیانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچا انہیں کھجور کی صف میں باندھ کر لپیٹ دیتا تھا اور نیچے سے دھواں دیدیا کرتا تھا، حضرت مصعبؓ بن عمیر کو ان کی والدہ نے گھر سے نکالدیا۔ بعض صحابہ کو قریش اونٹ کے کچے چمڑے میں لپیٹ کر دھوپ میں سینک دیتے تھے اور بعض کو لوہے کی زرہیں پہنا کر تپتے ہوئے پتھروں پر گرا دیتے تھے لیکن ان کے ایمان اتنے پختہ تھے کہ ان مصائب و شدائد سے بھی ان کے ایمانوں میں کوئی تزلزل پیدا نہیں ہوتا تھا اور وہ ان تمام آفتوں اور مصیبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے تھے اور اسلام پر ثابت قدم رہتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ستانے اور تکلیف دینے میں مشرکین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ آپؐ کے راستہ میں کانٹے پھینکے جاتے تھے، گندگی ڈالی جاتی تھی دھول اڑائی جاتی تھی، ایک دفعہ عقبہ نے چادر ڈال کر آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہٹایا تو چند شریروں نے انہیں بھی زدوکوب کیا۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، سجدہ میں گئے تو غلاظت بھری اوجھڑی ابوجہل کے اشارہ سے آپؐ کی گردن پر رکھ دی گئی اور مشرکین کھڑے ہوئے قہقہے لگاتے رہے۔

ابولہب کی رہنمائی میں آپؐ کو ہر طرح ستانے کے لئے سرداران مکہ کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جب مصائب کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تو سوا سو مسلمان مردوں اور عورتوں کے ایک قافلہ نے حبش کی جانب ہجرت کی مشرکین وہاں بھی پہونچے۔ لیکن شاہ حبش سورۂ مریم سن کر آبدیدہ ہو گیا اور اس نے ان مشرکین کو دربار سے نکلوا دیا۔ مجبور ہو کر کفار کے صلاح و مشورہ پر مکہ کا مشہور سردار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا "میرے بھتیجے محمدؐ! اگر دولت کی خواہش ہے تو ہم زر و جواہر کے انبار تمہارے قدموں میں لگائے دیتے ہیں، عزت کی طلب ہے تو ہم تمہیں اپنا رئیس مان لیتے ہیں، حکومت چاہتے ہو تو عرب کا تاج حاضر ہے اور خلل دماغ ہے تو ہم اس کا علاج کرائے دیتے ہیں"۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مجھے کسی چیز کی خواہش نہیں ہے" اور اس کے جواب میں چند آیتیں پڑھیں، عتبہ قرآن مجید کی آیتیں سن کر انگشت بدنداں رہ گیا اور جب وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو وہ اس نے اپنی حیرت کا اظہار وہاں بھی کیا۔

جب اس طرح بھی ناکامی ہوئی تو سب سردار جمع ہو کر آپؐ کے چچا، جناب ابو طالب کے پاس آئے اور کہا۔ "ہم اپنے بتوں کی توہین گوارہ نہیں کر سکتے۔ آپ بھتیجے کو سمجھا دیجئے ورنہ ہم اسے مار ڈالیں گے"۔

انہوں نے بھی آپ کو سمجھایا تو آپؐ نے فرمایا یہ لوگ اگر میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں گے تو بھی میں اپنے کام سے نہ ہٹوں گا۔ خواہ جان جائے یا رہے"۔ (مفہوم)

ایک روز ابو جہل نے کوہ صفا پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پتھر مارا جس سے سر مبارک سے خون بہنے لگا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے غصہ میں ابو جہل کے سر پر کمان اس زور سے ماری کہ وہ مجروح ہو گیا۔ واپس آکر کہنے لگے "بھتیجے تم یہ سن کر خوش ہو گے کہ میں نے ابو جہل سے تمہارا بدلہ لے لیا ہے"۔ نبوت کی شان ملاحظہ کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "چچا! میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ خوشی میری جب ہے کہ آپ مسلمان ہو جائیں۔" چنانچہ آپ مسلمان ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے دلیر، بہادر اور اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ اپنی لونڈی حضرت لبنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اسلام

لانے پر انہیں بے تحاشہ مارتے ہوئے تھک جاتے تو دم لے کر پھر مارتے ایک روز رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہید کرنے چلے۔ راستہ میں جناب نعیم بن عبداللہ نے کہا "پہلے گھر کی تو خبر لو۔" واپس لوٹے تو بہن اور بہنوئی قرآن حکیم پڑھ رہے تھے۔ انہیں اتنا مارا کہ دونوں لہولہان ہو گئے، بہن بولیں "بھائی اب یہ نشہ تو اتر نہیں سکتا، چاہے مار ڈالو۔" حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر اس بات کا اثر ہوا اور کہنے لگے۔ "اچھا مجھے بھی سناؤ کیا پڑھ رہی تھیں۔" تو انہوں نے سنایا۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ جب اس آیت پر پہنچیں اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تو بے اختیار کلمہ شہادت زبان سے نکلا اور دربارِ نبوت میں پہنچ کر اسلام قبول کر لیا۔ اب تک نماز خفیہ پڑھی جاتی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد اعلانیہ کعبۃ اللہ میں نماز پڑھی گئی۔ کفار مکہ اور برافروختہ ہوئے اور انہوں نے خاندان بنو ہاشم کو شعب ابو طالب میں محصور کر کے آب و دانہ بند کر دیا۔ تین سال تک انتہائی مصائب میں زندگی بسر ہوئی۔ یہاں تک کہ درختوں کے پتے کھا کر دن گذارے گئے۔ اس کے بعد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جناب ابو طالب کے انتقال نے مشرکین کے لئے میدان صاف کر دیا اور ظلم کی بجلیاں پوری شدت کے ساتھ کوندنے لگیں۔ آخر مایوس ہو کر آپؐ طائف تشریف لے گئے۔ یہاں بدبختوں نے آوارہ لوگوں کو ابھار دیا" شہر کے اوباش آپؐ کی طرف متوجہ ہو گئے اور پتھر مارنے شروع کر دیئے یہاں تک کہ آپؐ کی نعلین مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپؐ زخموں سے چور ہو کر بیٹھ جاتے تو بدبخت بازو پکڑ کر اٹھا دیتے اور جب آپؐ چلنے لگتے تو پتھر برساتے گالیاں بکتے اور تالیاں بجاتے تھے۔ آپؐ مختلف میلوں میں جانے لگے تو ابولہب ساتھ ہو جاتا تھا۔ جب آپؐ تقریر کرتے تو کہتا۔ "یہ دین سے پھر گیا ہے اور جھوٹا کہتا ہے۔" (نعوذ باللہ من ذالک) لیکن آپؐ نے تبلیغ کا کام بند نہیں کیا تو کفار قریش نے تہیہ کر لیا کہ یا تو آپؐ کا خاتمہ کر دیں گے یا آپؐ کو تبلیغ اسلام سے روک دیں گے۔ چنانچہ بڑے بڑے رؤسا قریش آپؐ کو اور آپؐ کے پیروؤں کو طرح طرح کے مظالم کا شکار بنانے لگے لیکن اس وقت بھی آپؐ کی شانِ رحمت نمایاں رہی۔ حضرت خبابؓ بن ارت نے کفار کی ایذا رسانی سے تنگ آ کر آپؐ کی خدمت میں بد دعا کی استدعا کی تو آپؐ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا "تم سے پہلے وہ لوگ گذرے ہیں جن کے سر پر آرے چلائے جاتے تھے۔ ان کے بدن پر لوہے کی کنگھیاں کی جاتی تھیں جن سے ان کے گوشت ہڈیوں سے جدا ہو جاتے تھے تاہم وہ اپنے فرض سے باز نہ آتے تھے۔ خدا اپنا یہ کام پورا کر دے گا۔ یہاں تک کہ تنہا ایک سوار صنعا سے حضر موت تک چلے گا اور اسے خدا کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا"۔ (مفہوم) اور آپؐ کے ارشاد کے مطابق یہ پیشن گوئی پوری ہوئی۔

مصائب کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپؐ کو مکہ معظمہ سے ہجرت کرنی پڑی اور مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ وہاں اسلام ترقی کرنے لگا۔ لیکن مدینہ طیبہ میں یہود و منافقین کھڑے ہو گئے، جب قریش بھی ان سے مل گئے تو آپؐ کو تبلیغ کا راستہ صاف کرنے کے لئے مدافعتاً شمشیر ہاتھ میں لینی پڑی، خیبر میں یہود کی طاقت ٹوٹی مکہ کی فتح نے قریش کے مشرکین کی طاقت فنا کر دی حنین کی فیصلہ کن جنگ نے پورے عرب کو مطیع کر دیا۔ لیکن پیغمبرانہ شان ہر جگہ موجود رہی۔ کبھی خود کسی کو قتل نہیں کیا۔ جنگ کی حالت میں بھی عبادت میں کوئی فرق نہ آیا میدانِ جنگ میں بھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ احد و حنین میں مسلمان شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے مگر آپؐ تنہا جس جگہ کھڑے تھے وہیں چٹان کی طرح کھڑے رہے اور مسلمانوں کو للکار کر پھر اکٹھا کر لیا اور دشمنوں کو شکست دیدی، فتح مکہ سے پیشتر ہی سلاطین عالم کو بھی دعوت اسلام کے خطوط لکھے اور جو دعوت بس جارح ہوا اس سے جنگ کی۔ حتیٰ کہ غسانیوں کی ایک لاکھ فوج کا تین ہزار مسلمانوں نے مقابلہ کیا۔ اس لئے کہ آپؐ کے سامنے فرض اور صرف فرض تھا۔ دشمنوں پر قابو پایا تو خون کے پیاسے دشمنوں کو بالکل بخش دیا، ہدیہ پاس آیا، غلہ کے بھرے ہوئے اونٹ سامنے آئے تو سب آن کی آن میں تقسیم

مشتاق احمد بی کام
(کراچی)

کشکول

میں کیا بیان کروں عالی شان کبریائی تیری -
ذرے ذرے سے ہویدا ہے خدائی تیری -
کعبے کے دریچے میں اک حشر بپا ہوتا ہے -
اس در کے پجاری کو بھلا ہوش کہاں ہوتا ہے (مشتاق)

" خدا تک پہنچنے کے تین طریقے ہیں۔ اور ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منفی اور دوسری مثبت - نفی اور اثبات کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کر لے - سانس کو پیٹ میں روکے رکھے اور دل سے کہے " لا " اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ مونڈھے تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکائے اور ہلائے اور کہے " الٰہ " پھر ضرب لگائے اور دل میں کہے " الا اللہ "۔ ساتھ ہی حبس دم یعنی سانس روکنے کی مشق کرنا چاہیئے یہ تو مواد کر اب شمار طاق کی طرف آجاؤ کلمۂ توحید کو ایک بار اور ایک دم میں کہے - پھر ایک دم میں تین بار پھر ایک دم میں پانچ بار پھر سات بار اسی طرح اکیس ۲۱ تک بڑھایا جائے -

دوسری چیز ہے اثبات مجرد - اثبات مجرد کا مطلب ہے نفی اور اثبات کا خیال کئے بغیر " اللہ " کے لفظ کا ذکر کرتا رہے یعنی اللہ کے لفظ کو شدتِ تمام اپنی ناف سے نکالے اور اس کو کھینچتا رہے یہاں تک کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اس طرح اس کو بڑھاتا چلا جائے -

پہلا راستہ ہے ذکر اب دوسرا راستہ مراقبہ ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دم کو ناف کے نیچے تھوڑا سا بند کرے پھر اپنے جملہ حواس مدرکہ سے متوجہ ہو اللہ تعالیٰ کی طرف اور تیسرا راستہ ہے اپنے مرشد کی محبت رابطہ اور اعتقاد - اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہوتا ہے تو وہ تھوڑے ہی وقت میں اس کو توجہ سے اتنا حاصل کرا دیتا ہے جو اس کی اپنی سالہا سال کی محنت سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا "

(ماخوذ از خواجہ جمال الدین دانا)

اسم اعظم ہر وہ اسم الٰہی ہے جو آپ کے اپنے اسم کے اعداد اور طبع کے موافق ہو - اگر آپ اعداد و اسماء کو نہیں جانتے تو برسوں پڑھتے رہنے پر بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا - جس اسم کو بھی پڑھنا چاہیں اس کے جتنے بھی اعداد حاصل ہوں ان کو تمام کو پڑھنا چاہیئے تاکہ مراد حاصل ہو۔ اسمائے الٰہی کی دعوت کا طریقہ جو بزرگانِ دین اور علمائے جفر نے تعلیم دی وہ اس طرح ہے کہ پہلے، اعداد صغیر اور کبیر دریافت کریں اس کے بعد اعداد اکبر - کبائر - اکبر کبائر اور زکات حاصل کریں - مثال کے طور پہ آپ اسم ذات " اللہ " کی دعوت دینا چاہتے ہیں تو آپ اس طرح کریں گے کہ پہلے اسم کے اعداد کو معلوم کیا تو ۶۶ حاصل ہوئے - اور حروف چار " ا ل ل ہ " یعنی عدد صغیر ۶۶ ہوا - ۶۶ × ۴ = ۲۶۴ عدد کبیر ہوا - اور عدد کبیر ۲۶۴ × ۴ = ۱۰۵۶ عدد اکبر حاصل ہوا اور عدد اکبر ۱۰۵۶ × ۴ = ۴۲۲۴ عدد کبائر حاصل ہوا - ۴۲۲۴ × ۴ = ۱۶،۸۹۶ اکبر کبائر حاصل ہوا اور اکبر کبائر ۱۶۸۹۶ × ۴ = ۶۷،۵۸۴ عدد زکات معلوم ہوا -

اللہ	صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبر کبائر	زکات
حروف ۴	۶۶	۲۶۴	۱۰۵۶	۴۲۲۴	۱۶۸۹۹	۶۷۵۸۴

طریقہ دوئم یہ ہے کہ :

عدد زکات (۱) ۶۷۵۸۴ اعداد
〃 نصاب (۲) ۳۳۷۹۲ نصف زکات
〃 عشر (۳) ۱۶۸۹۶ 〃 نصاب
〃 دور مدور (۴) ۸۴۴۸ 〃 عشر
〃 قفل (۵) ۴۲۲۴ 〃 دور مدور
〃 بذل (۶) ۲۱۱۲ 〃 قفل
〃 ختم (۷) ۱۰۵۶ 〃 بذل

ان تمام اعداد کو خلوت میں طہارت کے ساتھ ترکِ حیوانات جلالی وجمالی پرہیز کے ساتھ پڑھنا چاہیئے یہ سات زکات حاصل ہوئیں اور ہر ایک کو اس کی نیت کر کے پڑھنا چاہیئے مثلاً زکات کے اعداد ۶۷۵۸۴ ہیں آپ نیت کریں گے کہ " اسم ذات اللہ " کی زکات جس کے اعداد ۶۷۵۸۴ ہیں میں اتنے دنوں میں ادا کروں گا۔ جتنے دنوں میں آپ بآسانی پورا کر سکیں اس پر تقسیم کر لیں۔ تقسیم سے اگر کچھ بچ رہے تو اس کو آخر دن میں بڑھا لیں۔

تیسرا طریقہ۔

اس طریقہ سے اسم کے جس قدر حروف ہوں ان کو عدد صغیر قرار دیں اور ۱۰ گنا بڑھاتے جائیں۔

اللہ	صغیر	وسیط	کبیر	نصاب	خط	کفو	ختم
حروف ۴	۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۶۵	۱۳۱	۸۶۴۶

تشریح۔

۱ - اسم کے حروف ۴ ہیں یہ عدد صغیر ہوا۔
۲ - عدد صغیر ۴ × ۱۰ = ۴۰ وسیط
۳ - 〃 وسیط ۴۰ × ۱۰ = ۴۰۰ کبیر
۴ - 〃 کبیر ۴۰۰ × ۱۰ = ۴۰۰۰ نصاب
۵ - اسم کے اعداد ۶۶ - ۱ = ۶۵ خط
۶ - خط ۶۵ + اسم کے اعداد ۶۶ = ۱۳۱ کفو
۷ - ۱۳۱ × ۶۶ اسم کے اعداد = ۸۶۴۶ ختم۔

یہ تینوں زکاتیں لگاتار بھی پوری کی جا سکتی ہیں اور وقفوں سے بھی۔ البتہ ہر ایک زکات کی ادائیگی مسلسل ہو اور ہر زکات کی نیت الگ ہو۔ ہر زکات کے اختتام پر ختم دلانا ہوگا۔ زکات اول خدا کے نام، دوئم رسولؐ کے نام اور سوئم اپنے نام ہوگی۔ تینوں زکات ادا کرنے کے بعد ہی اس اسم کے اثرات اسم اعظم کی طرح مرتب ہوں گے۔ اور وہی اسم اسم اعظم ہوگا۔ اور اس کی روحانیت طابع فرمان ہوگی۔

نوٹ — تمام اعمال میں حصار کا خیال ضرور رکھیں یہ ایک طرح سے اپنی حفاظت کے لیئے ہوتی ہے۔ بعض اسم کے موکل بہت سخت ہوتے ہیں اور نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے۔ جلالی اعمال سے بچنا چاہیئے اور اعمال دعوت کے سلسلے میں کسی صاحبِ دعوت سے اجازت لینا اچھا ہوتا ہے۔ حصار کے طریقے پہلے کسی مضمون میں بتا چکا ہوں۔ پھر بھی کچھ طریقے احتیاطاً لکھ رہا ہوں۔ حصار باندھنا اور کھولنا سیکھ لیں۔

۱ - اگر آپ نے " الحمد شریف " سے حصار کیا ہے تو جب حصار کھولنا ہو تو پوری سورۃ پڑھ کر " الم " پڑھ کر جہاں سے حصار کیا تھا وہاں سے کاٹیں گے تو حصار کھل جائے گا۔ حصار لوہے کی چھری پر پڑھ کر اس طرح کریں اور جہاں × نشان لگایا ہے وہیں سے شروع کریں اور وہیں سے کھولیں۔ دھیان رہے کہ حصار کرتے وقت لکیر کہیں سے ٹوٹے نہیں۔



۲ - اگر حصار آیت الکرسی سے کیا ہے تو آیت الکرسی " عظیم " تک ایک دفعہ پڑھ کر اس کی اگلی آیت " خالدون " تک پڑھیں گے تو حصار کھل جائے گا۔

۳ - اگر کسی عزیمت سے حصار کیا ہے تو حصار کھولتے وقت اس عزیمت کو ایک دفعہ پڑھ کر اسی کے پہلے جملہ پر ختم کر دیں گے تو حصار کھل جائے گا۔

۴ - حصار ماحولی کے لئے متعلقہ آیت یا عزیمت پڑھ کر تالی بجائیں گے تو حصار ہو جائے گا اس میں کھولنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۵ - حصار جسمی کے لئے متعلقہ آیت یا عزیمت کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر ہاتھ ملتے ہیں۔

حصار کرنے کے بعد اس کو کھولے بغیر آپ اگر حصار سے باہر آ گئے تو دوسری دفعہ وہ حصار کام نہیں دے گا۔

اعمال نوروز متعلقہ تحویل آفتاب

۲۰ مارچ ۲۰۱۳ء

دعا عبادت اور ریاضت بہ سلسلہ نوروز کا وقت ابجکر ۳۲ منٹ رات ہے مومنین کو چاہئے کہ وہ کچھ دیر پہلے کسی صاف جگہ دری وغیرہ بچھا کر خوشبو (لوبان مشک، زعفران، صندل) جلائیں اور مقررہ وقت پر مقاصد کی تکمیل کے لئے خدا کے حضور گڑگڑائیں۔ انشاء اللہ آپکی ہر دعا قبول ہوگی۔ جو حضرات عملیات کے شائق ہیں وہ اس مبارک موقعہ پر تسخیر خلاق اور کشائش رزق کے لئے اجمالی نقوش و تعویزات ادائیگی زکوۃ کے بعد تیار کر سکتے ہیں اگر کوئی صاحب خود نقش وغیرہ تیار کرنے سے قاصر ہوں تو عمل کے اخراجات مبلغ پانچ سو روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر مجھ سے تیار کروا سکتے ہیں۔ اپنا نام بمعہ نام والدہ اور اپنی عمر اندازہً ضرور لکھئے اپنے آرڈر ۱۹ مارچ ۲۰۱۰ء تک بھیج دیجئے اس کے بعد ملنے والے آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

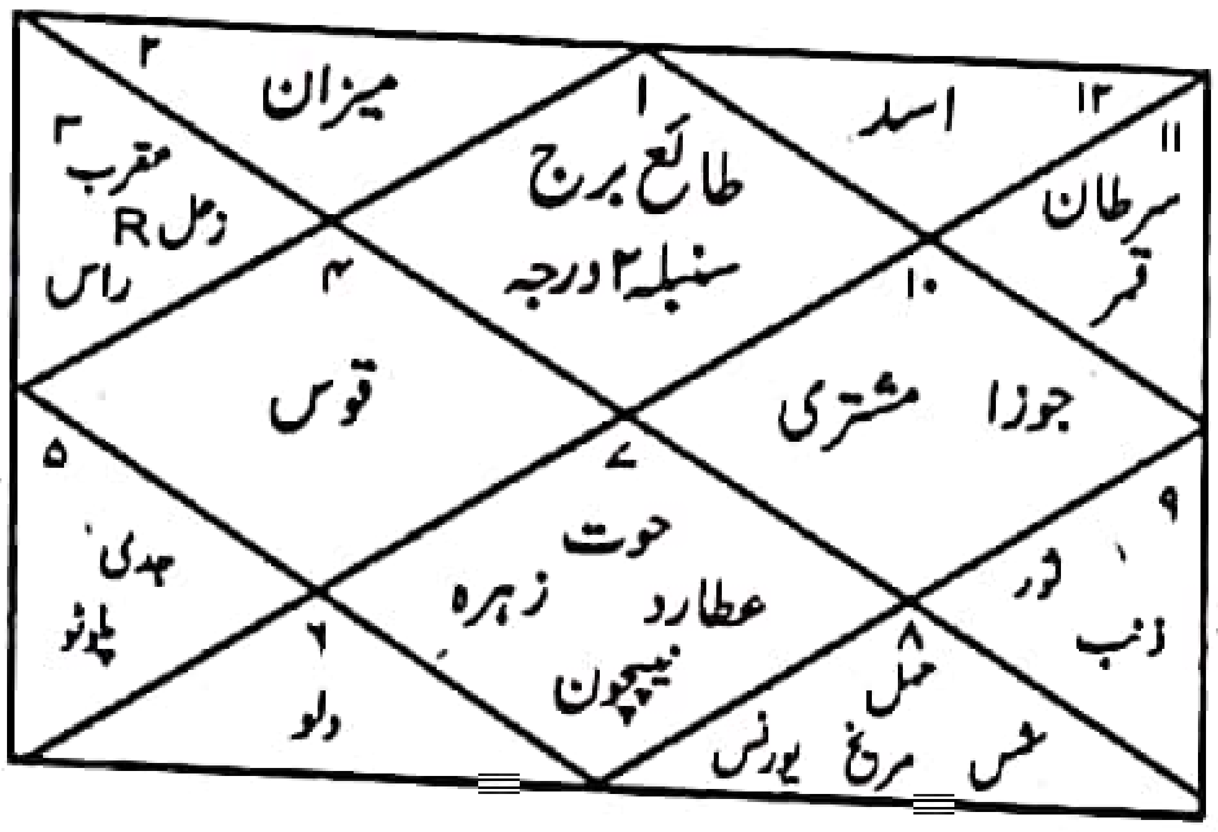
نوٹ: بہ سلسلہ نوروز مزید تفصیلات کے لئے ماہنامہ فلکیات کا شمارہ مارچ ۲۰۱۳ء کا انتظار فرمائیے۔

طریقۂ استخراج زائچۂ بخوم

زائچۂ ولادت ہو یا زائچہ وقت سوال۔ طالع کا استخراج ایک ہی اصول سے کیا جاتا ہے مثلاً معلوم کرنا ہے کہ یکم جنوری ۲۰۱۳ کو ۳ بجکر ۳۰ منٹ شام کو طالع برج بمقام لاہور کیا ہوگا۔

چنانچہ تاریخ مذکورہ کے تحت جنتری ہذا کے صفحہ ۳۵ پر "جدول نجومی وقت" کے تحت دیکھا تو ۱۸ گھنٹے ۴۰ منٹ درج پائے۔ اس میں اپنا مطلوبہ وقت یعنی ۳ گھنٹے ۳۰ منٹ جمع کر دیئے تو جملہ ۲۲ گھنٹے ۱۰ منٹ ہوئے۔ اب ہم نے صفحہ ۳۶ "نقشہ استخراج طالع برائے لاہور" میں دیکھا تو ۲۲ گھنٹے ۱۰ منٹ کے تحت برج جوزا کے ۱۸ درجہ برآمد ہوئے۔ زائچہ بنانے کی غرض سے پہلے خانے میں طالع برج جوزا لکھ کر باقی خانوں میں ترتیب وار برج لکھ دیئے گئے بعد ازاں یکم جنوری ۲۰۱۳ء کی مطابقت سے سیارگان بھی زائچہ میں درج کر دیئے گئے۔ زائچہ مثالیہ ملاحظہ فرمائیں۔

زائچہ مثالی دوسرے کالم میں دیکھیں



تعطیلات ۲۰۱۳ء

یوم پاکستان .... ۲۳ مارچ
یوم مئی .... یکم مئی
بنک ہالی ڈے .... ۳۰ جون
یوم آزادی .... ۱۴ اگست
یوم دفاع .... ۶ ستمبر
وفات قائداعظمؒ .... ۱۱ ستمبر
عید میلادالنبی ﷺ .... ۲۴ جنوری
شب معراج .... ۶ جون
شب برات .... ۲۳ جون
شہادت لیاقت علی خان .... ۱۶ اکتوبر
یوم اقبالؒ .... ۹ نومبر
سالگرہ قائداعظم .... ۲۵ دسمبر
کرسمس ڈے .... ۲۵ دسمبر
جمعۃ الوداع .... ۲۵ اگست
عیدالفطر .... ۷ اگست
یوم حج .... ۱۴ اکتوبر
عیدالضحیٰ .... ۱۵ اکتوبر
عاشورہ .... ۱۴ نومبر

تحریر: عامل حکیم غلام سرور شباب
(حویلی لکھا۔ ضلع اوکاڑہ)

بسم اللہ شریف

فضائل، فوائد، وظائف

صاحب تفسیر کبیر بسم اللہ کے باب میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار کو ملائکہ جانتے ہیں اور ایک ہزار صرف انبیاء کرام اور باقی ایک ہزار میں سے تین سو نام توریت شریف میں اور تین سو انجیل میں اور تین سو زبور میں اور ننانوے ۹۹ نام قرآن مجید میں ہیں اور ایک نام وہ ہے جس کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن بسم اللہ میں حق تعالیٰ کے جو تین نام آئے ہیں ان میں ان تین ہزار کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جس نے ان تین ناموں سے حق تعالیٰ کو یاد کر لیا۔ گویا اس نے تمام ناموں سے اس کو یاد کیا ہے۔ ان تمام ناموں میں لفظ اللہ حق تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور باقی اسمائے صفاتیہ۔ ذاتی نام وہ ہوتا ہے جو کسی واحد ذات موصوف مجمع صفات پر دلالت کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام انور ہے۔ تو یہ اس کا ذاتی نام ہے اگر اس نے علم حاصل کیا تو عالم ہو گیا۔ اگر علم طب پڑھ لیا تو طبیب اور حکیم ہوا۔ اگر حج ادا کیا تو حاجی بھی اس کا نام ٹھہرا علیٰ ہذا القیاس یہی واحد شخص انور جس قدر صفات سے موصوف ہوتا جائے گا اسی قدر اس کے اسم کے بعد دیگر صفاتی نام مثلاً عالم، طبیب، حکیم، حاجی وغیرہ بڑھتے جائیں گے اب اگر ہم انور کی علمی لیاقت اور ذہانت کا ذکر کرتے ہیں تو ہماری یہ تمام قیل و قال اور انور کے علمی تبحر کی تمام داستانیں ایک صفاتی نام والم سے ادا ہو جاتی ہیں اسی طرح اس کی حکمت اور طب میں مہارت کے تمام کارنامے ایک ہی لفظ حکیم میں آجاتے ہیں۔ پس ثابت ہو گیا کہ صفاتی نام تمام صفاتی داستانوں اور ذکر اذکار کا جامع ہوتا ہے اور ذاتی نام تمام صفاتی ناموں کا خاصہ خلاصہ اور مجموعہ ہوتا ہے اسی طرح حق تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اور رحمٰن، رحیم اور ان کے علاوہ جتنے نام اللہ تعالیٰ کے ہیں وہ سب صفاتی نام ہیں۔

اسم ذات اور بعض علماء کے اقوال:

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ مشتق ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جامد۔ مشتق کہنے والے فیصلہ یقینی نہ کر سکے کہ کس لفظ سے مشتق ہے۔

بعض نے فرمایا کہ "الہ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں سکون اور چین و قرار چونکہ حق تعالیٰ کے ذکر سے سب کو چین اور قرار آتا ہے اس لئے اس کا نام اللہ ہے یا اس لئے کہ ہر ممکن چیز واجب پر ختم ہوتی ہے اور قرار پکڑتی ہے تو تمام عالم کے متعلق سوال ہو سکتا ہے کہ اس کو کس نے بنایا۔ لیکن اللہ کے متعلق یہ سوال نہیں ہو سکتا۔

بعض نے فرمایا کہ لفظ "ولہ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حیرانی۔ چونکہ تمام مخلوق اس ذات و صفات میں حیران ہے۔ محرومین تو جہالت کی تاریکیوں میں پھنسے ہیں اور واصلین الی اللہ بجز تجلیات نورانی کچھ نہ پا سکے اور اس کی حقیقت کو نہ پہنچ سکے کہ آفتاب سے

حیرت اندر حیرت آمد حیرت اندر حیرت است
ہست با حیرت سراپا کار در سرکار ما

بعض فرماتے ہیں کہ یہ لا ہٗ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں بلندی چونکہ حق تعالیٰ کی ذات تمام ممکنات سے بلند و بالاتر ہے اس کو اللہ کہا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ لاہٗ سے بنا ہے جس کے معنی حجاب کے ہیں یعنی پردہ۔ چونکہ حق تعالیٰ کی ذات، نظر، خیال، گمان، وہم، عقل، سب سے وراء ہے اس لئے اسے اللہ کہتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ے اے برتر از قیاس و خیال و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اول وصفِ تو ماندہ ایم

لطف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات زیادتی ظہور کی وجہ سے چھپ گئی اور کمالِ نور کی وجہ سے نظر نہ آسکی۔

ے بے حجابی یہ کہ ہر ذرّے میں جلوہ آشکار
اس پہ گھونگھٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے

دراصل لفظ اللہ رب العزت کی ذات پر دلالت کرنے میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ اگر اس اسم کے حروف ایک ایک کرکے علیحدہ کئے جائیں تب بھی اس کی اسمیت اور ذاتیت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ چنانچہ اسم اللہ کا پہلا حرف اگر دور کیا جائے تو لِلّٰہِ رہ جاتا ہے۔ یہ بھی ذات کو بتاتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ اور اگر دوسرا حرف لام دور کریں تو لَہٗ رہ جاتا ہے یہ بھی اسی ذات کو بتا رہا ہے فرمایا لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اگر دوسرا لام دور کیا جائے ہُو باقی رہتا ہے یہ بھی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ جس طرح سے کہ اس کا نام حروف کا محتاج نہیں ایسے ہی اس کی ذات کسی کی محتاج نہیں۔

آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان تک تمام پیغمبروں کی آسمانی کتابوں اور صحیفوں اور جملہ زبانوں اور زمانوں میں یہ اسم کسی نہ کسی صورت اور ہیئت میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے دلوں دماغوں اور زبانوں پر مسلط اور جاری رہا ہے جس کے ذریعے لوگ اپنے خالق اور مالک کو یاد کرتے تھے۔ اور اپنے معبود حقیقی کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے چنانچہ آج بھی دنیا کی پرانی زبانوں اور ملکوں میں اسم کا کھوج ملتا ہے جب ہم پرانی زبانوں میں لفظ اللہ کا کھوج لگاتے ہیں تو اس کو کسی نہ کسی صورت اور ہیئت میں تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ موجود پاتے ہیں۔ پرانی زبانوں کا نقشہ پیش ہے۔ ان زبانوں میں لفظ اللہ کے اصلی حرف " ل " کو خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اظہار میں استعمال کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام زبان	لفظ	معنی
۱	سمارین	لا	بلند
۲	"	لُو	اونچا
۳	بربر	اَل	اعلیٰ
۴	کورین	اُلّا	اوپر
۵	اکاڈین	آلُو	قادر
۶	ہیروو - یونانی	اُل	قوی
۷	سیرین	ھلاّ	مضبوط
۸	ملائی	اُلُو	ازلی
۹	سیرین SYRIAN	الُوحا	اللہ
۱۰	اکاڈین ACCADIAN	لُو	اللہ
۱۱	فینشین PHOENICIAN	الُون	اللہ
۱۲	عبرانی HEBREW	اَل اِلیاہ	اللہ
۱۳	ہٹیین HIATIAN	لوا	اللہ
۱۴	فنش FINNISH	لویا	اللہ
۱۵	سریانی زبان اغلب ہے۔	یاہ - یوہ	اللہ

لفظ رحمٰن اور رحیم، رحم سے بنا ہے اور رحم کے معنی ہیں دل کا نرم ہونا۔ اور کسی پر مہربانی کرنا۔ عورت کی بچہ دانی کو اس لیئے رحم کہتے ہیں کہ وہ اپنے پیٹ کے بچے پر بہت مہربان ہوتی ہے اور بچہ اس سے بہت اُنس رکھتا ہے۔ نیز جن لوگوں کا آپس میں رحمی رشتہ ہوتا ہے وہ بھی ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں اس لیئے انہیں ذی رحم کہتے ہیں۔ مگر حق تعالیٰ چونکہ دل وغیرہ سے پاک ہے اس لیئے یہاں اس کے یہ معنے ہوں گے کہ فضل و احسان فرمانے والا۔ رحمٰن و رحیم کی خصوصیت میں فرق ــ رحمٰن کے معنی سب پر عام رحم فرمانے والا۔ اور رحیم کے معنی خاص خاص پر خاص رحم فرمانے والا۔ مثلاً ہوا، پانی، سورج کی روشنی وغیرہ بلا تفریق سب کو عطا فرمائی۔ یہاں رحمانیت کی جلوہ گری ہے۔ لیکن حکومت، دولت، ولایت، نبوت یہ سب کو نہ دیئے بلکہ خاص خاص کو دیئے ان میں رحیم کے معنی کا ظہور ہے۔

حق تعالیٰ نے بسم اللہ میں اپنے اسم ذات کے ساتھ اپنی رحمت کی دو صفتوں رحمٰن، رحیم کو بیان فرمایا۔ اس لیئے کہ اللہ کے نام میں ہیبت تھی اور رحمٰن اور رحیم میں رحمت اللہ کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض معروض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن رحمٰن اور رحیم سن کر ہر مجرم اور خطاکار کو بھی عرض کرنے کی ہمت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کے جلال کے مقابلے میں کون دم مار سکتا ہے اور ظہورِ جمال کے وقت ہر ایک ناز کر سکتا ہے۔ صاحب تفسیر نعیمی نے تفسیر کبیر سے ایک عجیب حکایت نقل کی ہے کہ ایک سائل ایک بہت بڑے مالدار کے عظیم الشان دروازے پر آیا اور کچھ سوال کیا۔ مکان میں سے معمولی سی چیز آئی فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہت مضبوط پھاوڑا لے کر آیا اور دروازہ کھودنے لگا۔ مالک نے پوچھا یہ کیا کرتا ہے۔ فقیر نے کہا۔ یا تو عطا کو دروازے کے لائق کر۔ یا دروازہ عطا کے لائق کر۔ یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور نام کے لائق ہونی چاہیئے۔

گنہگار عامل سرور شاب بھی عرض کرتا ہے اے مولا ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جود و سخا کے لائق دے۔

تفسیر روح البیان نے بسم اللہ کے ماتحت ایک حدیث نقل فرمائی کہ جب حضور علیہ السلام معراج میں تشریف لے گئے اور جنتوں کی سیر فرمائی تو وہاں چار نہریں ملاحظہ فرمائیں۔
۱۔ پانی کی ۲۔ دودھ کی ۳۔ شراب کی ۴۔ اور شہد کی۔

جبرئیل امین سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کہاں سے آ رہی ہیں۔ جبرئیل امین نے عرض کیا کہ مجھے اس کی خبر نہیں۔ دوسرے فرشتے نے عرض کیا۔ ان چاروں کا چشمہ میں دکھاتا ہوں۔ ایک جگہ لے گیا۔ وہاں ایک درخت تھا جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی۔ اور دروازے پر قفل پڑا تھا۔ اور اس کے نیچے سے یہ چاروں نہریں نکل رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا۔ دروازہ کھولو۔ عرض کیا۔ اس کی چابی میرے پاس نہیں بلکہ آپ کے پاس ہے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھ کر قفل کو ہاتھ لگایا۔ دروازہ کھل گیا۔ اندر جا کر ملاحظہ فرمایا کہ اس عمارت میں چار ستون ہیں اور ہر ستون پر بسم اللہ لکھی ہے اور بسم اللہ کے میم سے پانی جاری ہے۔ اللہ کی ہ سے دودھ جاری ہے۔ رحمٰن کی میم سے شراب اور رحیم کی میم سے شہد جاری ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے میرے محبوب علیہ السلام آپ کی امت میں سے جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے وہ ان چاروں کا مستحق ہوگا۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ فرعون نے خدائی کے دعوے سے پیشتر ایک مکان بنایا تھا اور اس کے بیرونی دروازے پر بسم اللہ لکھی تھی۔ جب دعویٰ خدائی کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو تبلیغ اسلام کی اور اس نے قبول نہ کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں بددعا کی۔ وحی آئی۔ اے موسیٰ (علیہ السلام) یہ ہے تو اسی قابل کہ اس کو ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے دروازے پر

بسم اللہ لکھی ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب سے بچا ہوا ہے اسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہ آیا۔ بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں ڈبو دیا گیا۔ بسم اللہ کے فضائل و فوائد بے شمار ہیں۔ میرے علم، عقل، زبان اور قلم میں وہ وسعت کہاں ہے کہ بیان کروں۔

فوائد بسم اللہ شریف :

۱۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس کوئی شخص زہر لایا اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت رہیں تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا ہے آپ نے بسم اللہ کہہ کر وہ زہر پی لیا اور خدا کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔

۲۔ بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے سر درد کی بہت شکایت ہے کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تھا درد جاتا رہتا تھا اور جب اتار دیتا تھا درد شروع ہو جاتا تھا۔ اس کو تعجب ہوا۔ اس نے ٹوپی کو کھلوایا۔ دیکھا تو اس میں ایک پرچہ لکھا تھا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ لکھا تھا۔

۳۔ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے تو اس میں شیطان شریک نہ ہوگا۔

۴۔ جو بیمار بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی بسم اللہ المعافی پڑھ کر دوا کھائے انشاء اللہ دوا فائدہ دے گی۔

فوائد و وظائف :

۱۔ جس شخص کو کوئی سخت مصیبت پیش آ جائے اور کوئی حل نظر نہ آتا ہو تو وہ بسم اللہ شریف بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار دفعہ اس طرح پڑھے کہ ایک ہزار بسم اللہ پڑھ کر دو ۲ رکعت نفل پڑھے۔ پھر ہزار پہ دو ۲ نفل پڑھتا جائے۔ یہ عمل ایک ہی نشست یا رات میں مکمل کرے اس کے بعد دعا مانگے انشاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو کوئی سخت مشکل در پیش ہو تو وہ یہ عبارت ایک سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے آٹے میں گولیاں بنا کر نہر یا دریا میں ڈالے۔ اسی طرح روزانہ اکیس ۲۱ گولیاں ۲۱ دن تک ڈالے۔ عبارت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الرَّبِّ الْجَلِیْلِ ۔ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہ

اور ہر گولی دریا میں ڈالتے وقت یہ دعا ۲۱ بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُرْسَلِیْنَ اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ہ

درد شقیقہ کے لئے عجیب اور مجرب عمل :

مریض خواہ مرد ہو یا عورت خواہ قریب ہو یا دور۔ زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو۔ صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے فضا میں مشرق کی طرف منہ کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ لکھ دیں۔ تصور یہ کریں کہ میں فلاں مریض کا علاج کر رہا ہوں۔ صرف ایک مرتبہ ہی عمل کرنے سے دائمی افاقہ ہوگا اور مستقل فائدہ ہوگا۔ اگر مریض کا نام معلوم ہو مثلاً رمضان وغیرہ تو نام کے ساتھ تصور کریں۔ میری طرف سے تمام قارئین کو اجازت ہے ایک مرتبہ اس عمل کو ضرور آزمائیں۔ انشاء اللہ آپ بلا زکات تمام عمر اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اگر بسم اللہ کی زکات چار چلوں میں ادا کی جائے تو عجیب لطف آتا ہے۔ بسم اللہ میں شامل تین اسموں یعنی اللہ، رحمٰن، رحیم کی الگ الگ زکات بھی دی جا سکتی ہے۔ زکات کے طریق پھر سہی مضمون پہلے ہی کافی طویل ہو گیا ہے۔ حُب کا ایک عمل لکھنے کے بعد اجازت چاہوں گا۔

لاجواب عملِ حُب ۔

اس عمل کے ذریعے ہر ظالم کو مہربان کیا جا سکتا ہے۔

تسخیر کا بے نظیر عمل ہے۔ ناراض محبوب کو مہربان کرنا، روٹھی ہوئی بیوی، سخت گیر افسران، اور دشمنان کو بھی اس عمل کے ذریعے آپ زیر اور مہربان کر سکتے ہیں۔ الغرض کسی بھی شخص سے کوئی کام لو۔ تو اس عمل کو ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸، یا ۴۱ دن تک کریں۔ اگر آٹھویں دن مقصد حل ہو جائے تو عمل چودہ روز تک ضرور پورا کریں۔ اگر مقصد پندرہویں یا سولہویں روز پورا ہو تو پھر اکیس یوم عمل مکمل کریں خدانخواستہ اگر اٹھائیس یوم میں مقصد حل نہ ہو تو ۴۱ یوم تک عمل مکمل کریں انشاء اللہ ہر جائز مقصد حل ہوگا۔

طریقہ عمل: عروج ماہ بروز اتوار ندی، نہر یا دریا کے کنارے فجر کی نماز ادا کرتے کے لیے، سورج نکلنے تک درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔ جونہی افق پر سورج طلوع ہو۔ سورج کی طرف منہ کر کے سورج کو دیکھتے ہوئے دائیں ہاتھ میں سرسوں سفید لے کر نام مطلوب بمعہ والدہ کے اعداد کے مطابق پڑھیں اگر تعداد مکمل نہ ہو اور گرمی تیز ہو جائے تو سورج کی طرف پشت کر لیں۔ روزانہ سرسوں دم کر کے مطلوب کے گھر یا مکان میں ڈال دیا کریں۔ اگر گھر میں گرانا مشکل ہو تو سرسوں میں شکر ملا کر چیونٹیوں کے بل میں ڈال دیں۔ مطلوب کو آپ کا نام پتہ اور گھر معلوم ہونا چاہیے۔ اور اس کا آپ سے پہلے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ ہاں مطلوب اگر کوئی افسران سے ہو تو افسر کا نام بمعہ عہدہ لیں اور سرسوں میں شکر ملا کر چیونٹیوں کے بل میں ڈال دیا کریں۔ دوران عمل مطلوب کا تصور اس حد تک رکھیں کہ سورج میں مطلوب نظر آئے اور مطلوب سورج سے آپ کی طرف آتا ہوا معلوم ہوگا۔ عقل مند کے لیئے اشارہ کافی ہے۔

کلمات عمل یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ اسم اللہ جسم فقیر تیرے نام کی دھیر معاف کر تقصیر بسم اللہ حی اللہ مشکل کشا اللہ فلاں بن فلاں کو مجھ پہ کر مہربان اللہ آخرالزماں صلی اللہ۔

(نوٹ) ناجائز مقاصد میں فوری رجعت ہو جاتی ہے۔

بقیہ: حضرت خواجہ سلطان رح

اقبالؒ نے عرض کیا "ملاقات کے جس سامان کا حکم ہو میں فراہم کردوں"۔ حضرتؒ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ خواجہ اقبال سمجھ گئے کہ حضرتؒ بادشاہ کی ملاقات کو نہیں جائیں گے۔

اسی رات کو جب کہ اندھیرا ہو رہا تھا۔ تھوڑی رات گذری تھی کہ خسرو خاں نے جسے سلطان نے پرورش کیا تھا اور اسے پچاس ہزار سواروں کا افسر بنایا تھا اور اپنا مصاحب خاص مقرر کیا تھا۔ سلطان قطب الدین کے خورد سال بچوں کو بھی قتل کرا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے سلطان المشائخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان قطب الدین کے جبر و جور سے بفضل الٰہی محفوظ رہے اور بادشاہ کیفر کردار کو پہونچا۔

حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات زندگی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں خاص طور پر تمام خانوادہ ہائے اولیاء کرام میں مشہور و معروف ہے۔ آپؒ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ کو معراج کمال پر پہونچایا لاکھوں مرید اور ہزاروں خلفاء۔ آپؒ وفات کے وقت موجود تھے۔ آپؒ نے شادی نہیں کی اور اکیانوے سال کی عمر پائی۔

۱۸ ربیع الثانی آپ کی تاریخ وصال ہے بستی نظام الدین اولیاء (دلی) میں آپ کا آستانہ اقدس زیارت گاہ عالم ہے (ماخوذ)